ادب

اللہ اکبر

سلسلۂ مضامین حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد

نمبر ۳

دعوت عمل

از

امام الاحرار حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد مدظلہ العالی

جس کو

منشی مشتاق احمد صاحب ناظم قومی دارالاشاعت محلہ کوٹلہ شہر میرٹھ نے

باہتمام لالہ ہرنام داس صاحب گپتا

سوراج پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

ی مرتبہ

قیمت فی جلد ۸ر

جدید تصانیف و تقاریر حضرت مولانا ابوالک

خطبۂ صدارت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد خلافت کانفرنس

یہ وہ بے مثل خطبۂ صدارت ہے جس سے بہتر اب تک کوئی تقریر نہیں ہوئی او
آگرہ میں فرمائی۔ ہندو مسلم اتحاد۔ کراچی رزولیوشن۔ سورہ والہ
تاریخی عظمت۔ گورنمنٹ کو الٹی میٹم وغیرہ۔ زیر طبع ہے ۔

دعوت عمل

مسلمانوں کے تنزل کا اصلی سبب اور اس کا علاج حق وصد فت
آئندہ ترقی مسلمانان کے لیے ضروری اور اہم تجویز اور آسی

الحریت فی الاسلام

حریت اسلامی اور آزادی مسلمانان پر بے مثل تصنیف

اتحادِ اسلامی

حضرت مولانا کی وہ زبردست تقریر جو پانچویں مرتبہ چھپی ہے

ہندوستان پر حملہ

ہندوستان پر حملہ اور مسلمانوں کے فرائض۔ جہاد کی تعریف وغیرہ پر مفد

بائیکاٹ

یورپین اشیاء کے بائیکاٹ پر زبردست مضمون ۱۰ ؎

مضامین ابوالکلام آزاد حصہ اول

ہندوستان کی آزادی اور دیگر ضروری مسائل پر نایاب مضامین کا مج

چند اور بہترین کتابیں زیر طبع ہیں

مشتاق احمد ناظم قومی دار الاشاعت محلہ کوٹلہ

دعوتِ عمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قائد (لیڈر) سچے رہنما ہیں ہونی چاہئیں وہ سب حضرت امام الہند
م صاحب آزاد مدظلہ العالی ہیں ابتدا سے موجود ہیں۔ مولانا کے
ق میرا کچھ لکھنا بے ادبی میں داخل ہوگا۔ صرف اسقدر ظاہر کرنا مقصود
جیسا کہ ان کی تاریخ سے ظاہر ہے موجودہ جنگ سے پیشتر کے
بقت میں نظر نے واقعات کو دیکھ کر مسلمانوں کو بتا دیا تھا کہ تمہارے
ور صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ ہے کہ تم احکام الٰہی پر کاربند
خدا کا حکم مانو اور اس کے احکام کے مقابلہ میں کسی مادی طاقت
ن مضامین کا یہی موضوع ہے۔ افسوس کہ ہم غفلت میں پڑے
پروا نہ کی۔ ضرورت ہے کہ اب تو جلد سے جلد ان [illegible]
ں اور ان احکام پر پورا پورا عمل کریں +

خادمِ خلافت
مشتاق احمد میرٹھی
۲۰ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ

مضمون یکم جولائی ۱۹۴۰ء کو شائع ہوا

ان الحکم الا للہ (۱۲: ۴۰) فالحکم للہ العلی الکبیر! (۴۰: ۱۲)

افحکم الجاھلیۃ یبغون؟ ومن احسن من اللہ حکما لقوم یوقنون (۵: ۵۱)

وھو خیر الحاکمین (۱۲: ۱۰۹)

الا، له الحکم، وھو اسرع الحاسبین! (۶: ۶۲)

وله الحکم والیه ترجعون! (۲۸: ۷۰)

لوگ دنیا میں سیکڑوں قوتوں کے محکوم ہیں۔ ماں باپ کے محکوم ہیں، دوست و احباب کے محکوم ہیں، اُستاد و مرشد کے محکوم ہیں، امیروں، حاکموں اور بادشاہوں کے محکوم ہیں، اگرچہ وہ دنیا میں بغیر کسی زنجیر اور بیڑی کے آئے تھے مگر دنیا نے اُن کے پاؤں میں بہت سی بیڑیاں ڈال دی ہیں۔

لیکن مومن و مسلم ہستی وہ ہے جو صرف ایک ہی کی محکوم ہے۔ اسکے گلے میں محکومی کی ایک بوجھل زنجیر ضرور ہے مگر مختلف سمتوں میں کھینچنے والی بہت سی ہلکی زنجیریں نہیں ہیں۔ وہ ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے کیونکہ اسکے ایک ہی حاکم نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ دوستوں سے محبت رکھتا۔ کیونکہ اپنے رفیقوں اور ساتھیوں کے ساتھ سچا برتاؤ کی تلقین کی گئی ہے وہ ہر بزرگ اور ہر بڑے کا ادب ملحوظ رکھتا ہے، کیونکہ اس کے ادب آموز حقیقی

اسے ایسا ہی بتلایا ہے۔ وہ بادشاہوں اور حاکموں کا حکم بھی مانتا ہے کیونکہ حاکموں کے ایسے حکموں کے ماننے سے انہیں روکا گیا ہے جو اسکے حاکم حقیقی کے حکموں کے خلاف نہ ہوں۔ وہ دنیا کے ایسے بادشاہوں کی اطاعت بھی کرتا ہے جو اسکی آسمانی بادشاہت کی اطاعت کرتے ہیں۔ کیونکہ اسے تعلیم دیگئی ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرے لیکن یہ سب کچھ جو وہ کرتا ہے، تو اسلئے نہیں کرتا کہ ان سب کے اندر کوئی حکم مانتا اور انکو جھکنے کی جگہ سمجھتا ہے، بلکہ صرف اس لئے کہ طاعت صرف ایک ہی کے لئے ہے، اور حکم صرف ایک ہی کا ہے جب اُس ایک ہی حکم دینے والے نے ان سب باتوں کا حکم دے دیا، تو ضرور ہے کہ خدا کے لئے ان سب بندوں کو بھی مانا جائے، اور اللہ کی اطاعت کی خاطر وہ اس کے بندوں کا بھی مطیع ہو جائے!

پس فی الحقیقت دنیا میں ہر انسان کے لئے بیشمار حاکم اور بہت سی جھکانے والی قوتیں ہیں۔ لیکن مومن کے لئے صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی نہیں وہ صرف اسی کے آگے جھکتا ہے، اور صرف اُسی کو مانتا ہے۔ اس کی اطاعت کا حق ایک ہی کو ہے، اس کی پیشانی کے جھکنے کی چوکھٹ ایک ہی ہے، اور اسکے دل کی خریداری کیلئے بھی ایک ہی خریدار ہے وہ اگر دنیا میں کسی دوسری ہستی کی اطاعت کرتا بھی ہے تو صرف اُسی ایک کے لئے، اس لئے اسکی بہت سی اطاعتیں بھی اُس ایک ہی اطاعت میں شامل ہو جاتی ہیں ؎

مقصودِ ما ز دیر و حرم جز حبیب نیست + ہر جا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد!

حضرت یوسف (علیہ السلام) نے قیدخانے میں اپنے ساتھیوں سے کیا پوچھا تھا؟

ءَ اَرْبابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ؟ (۱۲: ۳۹)	بہت سے معبود بنا لینا بہتر ہے یا ایک ہی قہار و مقتدر خدا کو پوجنا؟

"یہی وہ خلاصۂ ایمان و اسلام ہے، جس کی ہر مومن و مسلم کو قرآن کریم نے تعلیم دی ہے کہ:-

ان الحکم الا للّٰہ امر الا تعبدوا الا ایاہ!	تمام جہان میں اللہ کے سوا کوئی نہیں جس کی حکومت ہو۔ اسی نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس کے سوا

اور کسی کو نہ پوجیں اور نہ کسی کو اپنا معبود بنائیں *

یہی "دین قیم" ہے جس کی پیروی کا حکم دیا گیا:-

ذٰلک الدین القیم، ولکن اکثر الناس لا یعلمون (۲۲: ۳۰)

حدیث صحیح ہے کہ فرمایا:-

لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق! (بخاری و مسلم)	جس بات کے ماننے میں خدا کی نافرمانی ہو اس میں کسی بندے کی فرمان برداری نہ کرو!

اسلام نے یہ کہہ کر فی الحقیقت اُن تمام ماسوی اللہ اطاعتوں اور فرمانبرداریوں کی بندشوں سے مومنوں کو آزاد و حلقہ کاٹ کر دیا، جن کی بیڑیوں سے تمام انسانوں کے پاؤں بوجھل ہو رہے تھے، اور اس ایک ہی جملہ میں انسانی اطاعت اور پیروی کی حقیقت اس وسعت اور احاطہ کے ساتھ سمجھا دی کہ اس کے بعد اور کچھ باقی نہ رہا یہی ہے جو اسلامی زندگی کا دستور العمل ہے، اور یہی ہے جو مومن کے تمام اعمال و اعتقادات کی ایک مکمل تصویر ہے۔ اس تعلیم الٰہی نے بتلا دیا ہے کہ جتنی اطاعتیں، جتنی فرمان برداریاں، جتنی وفاداریاں، اور جس قدر بھی تسلیم و اعتراف ہے، صرف اُسی وقت تک کے لئے ہے، جب تک کسی کی بات ماننے سے خدا کی بات نہ جاتی ہو، اور دنیا والوں کی وفاداری سے خدا کی حکومت کے آگے بغاوت نہ ہوتی ہو۔ لیکن اگر کبھی ایسی صورت پیش آ جائے کہ اللہ اور اُس کے بندے

کے احکام میں مقابلہ آپڑے تو پھر تمام طاعتوں کا خاتمہ، تمام عہدوں اور شرطوں کی شکست، تمام رشتوں اور ناطوں کا انقطاع، اور تمام دوستیوں اور محبتوں کا اختتام ہے۔ اسوقت نہ تو حاکم حاکم ہے، نہ بادشاہ بادشاہ، نہ باپ باپ ہے نہ بھائی بھائی۔ سب سے آگے تمرد، سب کے ساتھ انکار، سب کے سامنے سرکشی سب کے ساتھ بغاوت، پہلے جسقدر نرمی تھی، اتنی ہی اب سختی چاہیئے۔ پہلے جسقدر اعتراف تھا اتنا ہی اب تمرد چاہیئے، پہلے جسقدر فرمانبرداری تھی، اتنی ہی اب نافرمانی مطلوب ہے۔ پہلے جسقدر جھکاؤ تھا، اتنا ہی اب تمرد ہو کیونکہ رشتے کٹ گئے اور عہد توڑ ڈالے گئے۔ رشتہ دار اصل ایک ہی تھا اور یہ سب رشتے اسی ایک رشتے کی خاطر تھے۔ حکم ایک ہی کا تھا اور یہ سب اطاعتیں اُسی ایک کی اطاعت کے لئے تھیں۔ جب اسکے ماننے میں اُس سے انکار اور اسکی وفاداری میں اُس سے بغاوت ہونے لگی تو جسکے حکم سے رشتہ جوڑا تھا اُسی کی تلوار نے کاٹ بھی دیا اور جسکے ہاتھ نے ملایا تھا اسی کے ہاتھ نے الگ بھی کر دیا کہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق!

سرورِ کائنات اور سیدالمرسلین (صلعم) سے بڑھکر مسلمانوں کا کون آقا ہو سکتا ہے لیکن خود اُس نے بھی جب عقبہ میں انصار سے بیعت لی تو فرمایا کہ والطاعۃ فی معروف۔ میری اطاعت تم پر اُسی وقت تک کے لئے واجب ہے جب تک کہ میں تم کو نیکی کا حکم دوں۔ جب اِس شہنشاہ کونین کی اطاعت مسلمانوں پر نیکی و معروف کے ساتھ مشروط ہے تو پھر دُنیا میں کون بادشاہ، کونسی حکومت، کون سا پیشوا، کون سا رہنما، اور کونسی قوتیں ایسی ہو سکتی ہیں جن کی اطاعت ظلم و عدوان کے بعد بھی ہمارے لئے باقی رہے؟

آدم کی اولاد دو کی محکوم نہیں ہو سکتی۔ وہ ایک سے ملیگی، دوسرے کو چھوڑیگی، ایک سے جوڑیگی، دوسرے سے کٹیگی۔ پھر خدارا مجھے بتلاؤ کہ ایک مومن کس کو

چھوڑیگا اور کس سے ملیگا؟ ایک ملک کے دو بادشاہ نہیں ہو سکتے۔ ایک باقی رہیگا ایک کو چھوڑنا پڑیگا۔ پھر مجھے بتلاؤ کہ مومن کی اقلیم دل کس کی بادشاہت قبول کریگی؟ کیا وہ اس سے ملیگا جس کی حالت یہ ہے کہ:۔

ویقطعون ما امر اللہ به ان یوصل؟ (۲: ۲۵)	خدا نے جس کو جوڑنے اور ملانے کا حکم دیا ہے وہ اُسے توڑتے اور جُدا کرتے ہیں!

کیا اُس کی بادشاہت قبول کریگا جس کی حالت کی تصویر یہ ہے؟

ویفسدون فی الارض اولٰئك هم الخاسرون! (۲: ۲۵)	وہ دُنیا میں فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں اور انجام کار وہی ناکام و نامراد رہینگے!

اور کیا اُس کی بادشاہت سے گردن موڑلیگا جو پکارتا ہے کہ:۔

یا ایها الانسان ما غرك بربك الكریم! (۸۲: ٦)	اے غافل انسان! کیا ہے جسکے گھمنڈ نے تجھے اپنے مہربان اور پیار کرنیوالے آقا سے سرکش بنا دیا ہے؟

مگر آہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

کیف تکفرون باللہ وکنتم اموات فاحیاکم، ثمّ یمیتکم، ثم یحییکم، ثمّ الیه ترجعون! (۲: ۲)	تم اُس شہنشاہ حقیقی کی حکومت سے کیونکر انکار کروگے جس نے تمہیں اس وقت زندہ کیا جبکہ تم مُردہ تھے۔ وہ تم پر پھر موت طاری کرے گا۔ اس کے بعد دوبارہ زندگی بخشیگا۔ پھر تم سب اُسی کے پاس بُلا لئے جاؤ گے!

دُنیا اور اُس کی بادشاہیاں فانی ہیں۔ انکے جبروت و جلال کو ایکدن مٹنا ہے خدائے منتقم و قہار کے بھیجے ہوئے فرشتہ ہائے عذاب انقلاب و تغیرات کے حربے لیکر اترنے والے ہیں اُنکے قلعے مسمار ہو جائینگے۔ اُنکی تلواریں کُند ہو جائینگی،

ان کی فوجیں ہلاک ہونگی، اُن کی توپیں اُن کو پناہ نہ دینگی۔ اُن کے خزانے اُن کے کام نہ آئینگے۔ اُن کی طاقتیں نیست و نابود کر دی جائینگی۔ اُن کا تاج غرور ان کے سر سے اُتر جائیگا۔ انکا تخت جلال و عظمت واژگوں نظر آئیگا:۔

ویوم تشقق السماء بالغمام و نزل الملائکۃ تنزیلا۔ الملک یومئذ الحق للرحمٰن وکان یوما علی الکافرین عسیرا (۲۵: ۲۸)	اور جس دن آسمان ایک بادل کے ٹکڑے پر سے پھٹ جائیگا اور اس بادل کے اندر سے فرشتے جوق جوق اُتارے جائینگے اُس دن کسی کی بادشاہت باقی نہ رہیگی۔ صرف خدائے رحمٰن ہی کی حکومت ہوگی اور یاد رکھو کہ وہ دن کافروں کے لئے بہت ہی سخت دن ہوگا ؛

پھر اُس دن جبکہ رب الافواج اپنے ہزاران ہزار قدوسیوں کے ساتھ نمودار ہوگا اور ملکوت السموات والارض کا نقیب پکاریگا:۔

لمن الملک الیوم ؟ للہ الواحد القہار ! (۴۰: ۱۶)	آج کے دن کس کی بادشاہی ہے ؟ کسی کی نہیں، صرف خدائے واحد و قہار کی ! !

تو اس وقت کیا عالم ہوگا اُن انسانوں کا جنہوں نے بادشاہ ارض و سما کو چھوڑ کر مٹی کے تودوں کو اپنا بادشاہ بنا لیا ہے، اور اُن کے حکموں کی اطاعت کو خدا کے حکموں کی اطاعت پر ترجیح دیتے ہیں ؟ آہ اُس دن وہ کہاں جائینگے جنہوں نے انسانوں سے صلح کرنیکے لئے خدا سے جنگ کی، اور اپنے اُس ایک ہی آقا کو ہمیشہ اپنے سے روٹھا ہوا رکھا ؟ وہ پکارینگے پر جواب نہ دیا جائیگا۔ وہ فریاد کرینگے پر سنی نہ جائیگی۔ وہ توبہ کرینگے پر قبول نہ ہوگی۔ وہ نادم ہونگے پر ندامت کام نہ دیگی !

اے انسان ! اُس دن کیلئے تم پر افسوس ہے ! ویل یومئذ للمکذبین (۷۷: ۱۵)

وقیل ادعوا شرکاءکم فدعوھم فلم یستجیبوا لھم	ان سے کہا جائیگا کہ اپنے ان خداوندوں اور حاکموں کو پکارو جنکو تم خدا کی طرح مانتے تھے اور خدا کی طرح ان سے ڈرتے تھے۔ وہ پکاریں گے، پر کچھ جواب نہ پائیں گے۔

پس وہ معلمِ الٰہی، وہ داعیِ ربانی، وہ "بشیر و نذیر" وہ "رحمۃ للعالمین"، وہ محبوبِ ربّ العالمین، وہ سلطانِ کونین، آگے بڑھیگا، اور حضورِ خداوندی میں عرض کریگا:

وقال الرسول یا ربّ ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا! (۳۲:۳۵)	اے پروردگار! افسوس ہے کہ میری امت نے قرآن کی ہدایتوں اور تعلیموں پر عمل نہ کیا اور اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا۔ اسی کا یہ نتیجہ ہے جو وہ آج بھگت رہے ہیں!

اللّٰھم صلّ وسلّم علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ واتباعہ الیٰ یوم الدّین!

پس سفر سے پہلے زادِ راہ کی فکر کرلو اور طوفان سے پہلے کشتی بنالو کیونکہ سفر نزدیک ہے، اور طوفان کے آثار ظاہر ہوگئے ہیں۔ جس کے پاس زادِ راہ نہ ہوگا وہ بھوکے مرینگے اور جنکے پاس کشتی نہ ہوگی وہ سیلابِ ہلاکت میں غرق ہوجائینگے۔ جب تم دیکھتے ہو کہ مطلع غبار آلود ہو گیا اور دن کی روشنی بدلیوں میں چھپنے لگی تو تم سمجھتے ہو کہ برق و باراں کا وقت آگیا۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ دنیا کی امن و سلامتی کا مطلع غبار آلود ہو رہا ہے، دینِ الٰہی کی روشنی ظلمتِ کفر و طغیان میں چھپ رہی ہے، مگر تم یقین نہیں کرتے کہ موسم بدلنے والا ہے، اور طیار نہیں ہوتے کہ انسانی بادشاہتوں سے کٹ کر خدا کی بادشاہت کے مطیع ہو جاؤ؟ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا کے تختِ جلال کی منادی پھر بلند ہو اور اسکی زمین صرف اسی کیلئے ہو جائے: حتّیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدّین للہ (۲-۱۸۹)

آہ! ہم بہت سو چکے اور غفلت و سرشاری کی انتہا ہو چکی۔ ہم نے اپنے خالق سے

ہمیشہ غرور کیا لیکن مخلوقوں کے سامنے کبھی بھی فروتنی سے نہ شرمائے ہمارا وصف یہ بتلایا گیا تھا کہ:-

اذلة على المومنين اعزة على الكافرين! (۵:۵۴)

مومنوں کے ساتھ نہایت عاجز و نرم مگر کافروں کے مقابلے میں نہایت مغرور و سخت۔

ہمارے اسلافِ کرام کی یہ تعریف کی گئی تھی کہ:-

اشداء على الكفار رحماء بينهم!

کافروں کے لئے نہایت سخت ہیں پر آپس میں نہایت رحم والے اور مہربان!

پر ہم نے اپنی تمام خوبیاں گنوا دیں اور دنیا کی مغضوب قوموں کی تمام برائیاں سیکھ لیں۔ ہم اپنوں کے آگے سرکش ہو گئے اور غیروں کے سامنے ذلت سے جھکنے لگے۔ ہم نے اپنے پروردگار کے آگے دستِ سوال پھیلانا چھوڑ دیا لیکن بندوں کے دسترخوان کے گرے ہوئے ٹکڑے چننے لگے۔ ہم نے شہنشاہِ ارض و سما کی خداوندی سے نافرمانی کی مگر زمین کے چند جزیروں کے مالکوں کو اپنا خداوند سمجھ لیا۔ ہم پورے دن میں ایک بار بھی خدا کا نام ہیبت اور خوف کے ساتھ نہیں لیتے پر سینکڑوں مرتبہ اپنے غیر مسلم حاکموں کے تصور سے لرزتے اور کانپتے رہتے ہیں!

يا ايها الانسان ما غرك بربك الكريم، الذي خلقك فسواك فعدلك في اي صورة ما شاء ركبك، كلا، بل تكذبون بالدين، وان عليكم لحفظين كراما كاتبين

اے سرکش انسان! کس چیز نے تجھے اپنے مہربان اور محبت کرنے والے پروردگار کی جناب میں گستاخ کر دیا ہے؟ وہ کہ اس نے تجھے پیدا کیا، تیری ساخت درست کی، تیری خلقت کو اعتدال بخشا، اور جس صورت میں چاہا تیری شکل کی ترکیب کی، پھر یہ کس کی وفاداری ہے جس نے تجھے اس سے باغی بنا دیا ہے؟ نہیں اصل یہ ہے کہ تم

يعلمون ما تفعلون۔ ان
الابرار لفی نعیم، و ان
الفجار لفی جحیم،
یصلونها یوم الدین،
وما هم عنها بغائبین،
وما ادراك ما یوم
الدین؟ ثم ما ادراك
ما یوم الدین؟ یوم لا
تملك نفس لنفس شیئا
والامر یومئذ لله!

(۸۲: ۶)

اس کی حکومت کا یقین ہی نہیں، حالانکہ تم پر اس کی طرف سے ایسے بزرگ نگراں کار متعین ہیں، جو تمہارے اعمال کا ہر آن احتساب کرتے رہتے ہیں، اور تمہارا کوئی فعل بھی ان کی نظر سے مخفی نہیں۔ یاد رکھو کہ ہم نے ناکامی اور کامیابی کی ایک تقسیم کر دی ہے۔ خدا کے اطاعت گزار بندے عزت و مراد اور فتح و کامرانی کے عیش و نشاط میں رہینگے، اور بدکار و نافرمان خدا کی بادشاہی کے دن نامرادی و ہلاکت کے عذاب میں مبتلا ہونگے، جس سے کبھی نکل نہ سکینگے۔ یہ خدا کی بادشاہی کا دن کیا ہے؟ وہ دن جس میں کوئی کسی کیلئے کچھ نہ کر سکیگا اور صرف خدا ہی کی اُس دن حکومت ہوگی!

اس سے پہلے کہ خدا کی بادشاہی کا دن نزدیک آئے، کیا بہتر نہیں کہ اسکے لئے ہم اپنے تئیں طیار کر لیں؟ تاکہ جب اُس کا مقدس دن آئے تو ہم یہ کہکر نکال نہ دئے جائیں کہ تم نے غیروں کی حکومت کے آگے خدا کی حکومت کو بھلا دیا تھا جاؤ کہ آج خدا کی بادشاہت میں بھی تم بالکل بھلا دئے گئے ہو! لا بشرٰی یومئذ للمجرمین:

وقیل الیوم ننسٰکم کما
نسیتم لقاء یومکم هذا،
وماواکم النار وما لکم
من ناصرین۔ ذالکم

اور اسوقت ان سب سے کہا جائیگا کہ جس طرح تم نے اس دن کی حکومت الٰہی کو بھلا دیا تھا آج ہم بھی تم کو بھلا دینگے۔ تمہارا ٹھکانا آگ کے شعلے ہیں اور کوئی نہیں جو تمہارا مددگار ہو

بأنكم اتخذتم آيات الله هزوًا وغرتكم الحيوٰة الدنيا، فاليوم لا يخرجون منها ولا هم يستعتبون! (۳۳:۴۵)	یہ اسکی سزا ہے کہ تم نے خدا کی آیتوں کی ہنسی اڑائی۔ اور دنیا کی زندگی اور اس کے کاموں نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ پس آج نہ تو عذاب سے تم نکالے جاؤ گے، اور نہ ہی تمہیں اسکا موقع ملیگا کہ توبہ و استغفار کر کے خدا کو منا لو۔ کیونکہ اس کا وقت تم نے کھو دیا!

آج خدا کی حکومت اور انسانی بادشاہتوں میں ایک سخت جنگ بپا ہے۔ شیطان کا تخت زمین کے سب سے بڑے حصے پر بچھا دیا گیا ہے۔ اسکے گھرانے کی وراثت اس کے پوجنے والوں میں تقسیم کر دی گئی ہے اور "دجال" کی فوج ہر طرف پھیل گئی ہے۔ شیطانی بادشاہتیں چاہتی ہیں کہ خدا کی حکومت کو نیست و نابود کر دیں۔ ان کی دہنی جانب دنیوی لذتوں اور عزتوں کی ایک ساحرانہ جنت ہے اور بائیں جانب جسمانی تکلیفوں اور عقوبتوں کی ایک دکھائی دینے والی جہنم بھڑک رہی ہے جو فرزند آدم خدا کی بادشاہت سے انکار کرتا ہے، یہ دجال کفر و ظلمت اس پر اپنی جادو کی جنت کا دروازہ کھول دیتے ہیں کہ حق پرستوں کی نظر میں فی الحقیقت خدا کی لعنت اور پھٹکار کی جہنم ہے: لابثین فیہا احقابا لا یذوقون فیہا بردًا ولا شرابا (۷۸ : ۲۳) اور جو خدا کی بادشاہت کا اقرار کرتے ہیں، ان کو ایسی عقوبتوں اور جسمانی سزاؤں کی جہنم میں دھکیل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: حرقوہ وانصروا آلھتکم (۲۱ : ۶۸) مگر فی الحقیقت سچائی کے عاشقوں اور راستبازی کے پرستاروں کے لئے وہ جہنم جہنم نہیں ہے۔ لذتوں اور راحتوں کی ایک جنۃ النعیم ہے، کیونکہ ان کے لسان ایمان و ایقان کی صدا یہ ہے کہ:۔

فاقض ما انت قاض !	اے دنیوی سزاؤں کی طاقت پر مغرور ہونے والے بادشاہ

إنما تقضي هذه الحيوة الدنيا ۔ انا امنا بربنا ليغفر لنا خطايانا (۲۰:۷۵)

تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزر، تو صرف دنیا کی اس زندگی اور گوشت اور خون کے جسم ہی پر حکم چلا سکتا ہے پس چلا دیکھ! ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہیں تاکہ ہماری خطاؤں کو معاف کرے۔ تیری دنیاوی سزائیں ہمیں اسکی راہ سے باز نہیں رکھ سکتیں۔

جبکہ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور زمین کے ایک خاص ٹکڑہ ہی میں نہیں بلکہ اسکے ہر گوشے میں آج بھی مقابلہ جاری ہے، تو بتلاؤ، پرستاران دین حنیفی ان دجاجلہ کفر و شیطنت اور اس حکومت و امر الٰہی میں سے کس کا ساتھ دینگے؟ کیا ان کو اس آگ کے شعلوں کا ڈر ہے جو دجال کی حکومت اپنے ساتھ سلگاتی آتی ہے؟ لیکن کیا ان کو معلوم نہیں کہ ان کا مورث اعلیٰ کون تھا؟ دین حنیف کے اولین داعی نے بابل کی ایک ایسی ہی سرکش حکومت کے مقابلے میں خدا کی حکومت کو ترجیح دی، اور اسے آگ میں ڈالنے کے لئے شعلے بھڑکائے گئے، مگر اس کی نظر میں ہلاکت کے وہ شعلے گلزار بہشت کے شگفتہ پھول تھے: قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علیٰ ابراھیم! (۲۱:۶۹)

کیا ان کے دل میں دنیوی لذتوں اور عزتوں کی اس جھوٹی جنت کی طمع پیدا ہو گئی ہے جس کے فریب باطل سے جنود شیطانی انسانی روح کو فتنہ میں ڈالنا چاہتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا انہیں خبر نہیں کہ مصر کا بادشاہ حکومت الٰہی کا منکر ہو کر اپنی عظیم الشان گاڑیوں اور ریشم سے منڈھے رتھوں سے اور اس ملک سے جس پر اسے رب اعلیٰ ہونے کا گھمنڈ تھا، کتنے دن متمتع ہو سکا؟

ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا

فرعون ارض مصر میں بہت ہی بڑھ چڑھ چلا تھا اس نے ملک کے باشندوں میں تفریق کر کے

يستضعف طائفة منهم يذبح ابناءهم ويستحيي نساءهم انه كان من المفسدين - ونريد ان نمن على الذين استضعفوا في الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين - ونمكن لهم في الارض ونري فرعون وهامان وجنودهما منهم ما كانوا يحذرون (۲۸ : ۴)

الگ الگ گروہ قرار دے رکھے تھے۔ ان میں سے ایک گروہ یعنی اسرائیل کو اس قدر کمزور و بے بس سمجھ رکھا تھا کہ ان کے فرزندوں کو قتل کرتا اور ان کے اغراض و ناموس کو برباد کرتا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ زمین کے مفسدوں میں سے بڑا ہی مفسد تھا۔ لیکن باایں ہمہ ہمارا فیصلہ یہ تھا کہ جو قوم اس کے ملک میں سب سے زیادہ کمزور سمجھی گئی تھی، اسی پر احسان کریں، اسی قوم کے لوگوں کو وہاں کی سرداری و ریاست بخشیں، انہی کو وہاں کی سلطنت کا وارث بنائیں، اور انہی کی حکومت کو تمام ملک میں قائم کرادیں۔ اس سے ہمارا مقصد یہ تھا فرعون و ہامان اور اس کے لشکر کو جس ضعیف قوم کی طرف سے بغاوت و خروج کا کھٹکا لگا رہتا تھا، اسی کے ہاتھوں ان کے ظلم و استبداد کا نتیجہ ان کے آگے آئے!

مسلمانو! کیا متاع آخرۃ کو چھوڑ کر دنیا کے چند خزف ریزوں پر قناعت کی خواہش ہے؟ کیا اس کی حکومت سے ہاتھ اٹھا کر دنیا کی حکومتوں سے صلح کر لینا گوارا ہے؟ کیا نعیم حیات ابدی چھوڑ کر معیشت چند روزہ کا سامان کر رہے ہو؟ کیا تمہیں یقین نہیں؟

وما هذه الحياة الدنيا الا لهو ولعب، وان الدار الاخرة لهي الحيوان (۲۹ : ۶۴)

یہ دنیا کی زندگی جو تعلق الٰہی سے خالی ہو، اس کے سوا اور کیا ہے کہ فانی خواہشوں کے بہلانے کا ایک کھیل ہے؟ اصلی زندگی تو آخرۃ ہی کی زندگی

بہ جن کے لئے اس زندگی کو طیار کرنا چاہئے +

اگر تم صرف دنیا ہی کے طالب ہو جب بھی اپنے خدا کو نہ چھوڑو۔ کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونوں بخشنے کے لئے تیار ہے تم کیوں صرف ایک ہی پر قناعت کرتے ہو؟

ومن کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والاخرۃ (۴: ۱۳۴)	اور جو شخص دنیا کی بہتری کا طالب ہے اس سے کہدو کہ صرف دنیا ہی کے لئے کیوں ہلاک ہوتا ہے؟ حالانکہ خدا تو دین اور آخرۃ دونوں کی بہتری دیسکتا

ہے وہ خدا کے پاس آئے اور آخرۃ کے ساتھ دنیا کو بھی لے!

مسلمانو! پکارنے والا پکار رہا ہے کہ اب بھی خدا سے فردوس کی سرکشی و نافرمانی سے باز آجاؤ اور بادشاہ ارض و سما کو اپنے سے روٹھا ہوا نہ چھوڑو جس کے روٹھنے کے بعد زمین و آسمان کی کوئی ہستی بھی تم سے من نہیں سکتی! اس سے بغاوت نہ کرو، بلکہ دنیا کی تمام طاقتوں سے باغی ہوکر صرف اسی کے وفادار ہو جاؤ!

پھر کوئی ہے جو اس آواز پر کان دھرے؟ فھل من مستمع؟ آسمانی بادشاہت کے ملائکہ مکرمین اور خدا و سیان مقربین اپنے نورانی پروں کو پھیلائے ہوئے اس راستباز روح کو ڈھونڈھ رہے ہیں جو مخلوق کی بادشاہت چھوڑکر خالق کی حکومت میں بسنا چاہتی ہے کون ہے جو اس پاک مسکن کا طالب ہو اور پاکباز روحوں کی طرح پکار اٹھے کہ:-

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا۔ ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار!	اے ہمارے حقیقی بادشاہ! ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو تیری بادشاہت کی آواز دے رہا تھا۔ اے ہمارے ایک ہی بادشاہ! ہم نے تیری بادشاہت قبول کی پس ہمارے گناہ معاف کر! ہمارے عیوب پر پردہ ڈال! اپنے نیک بندوں کے

ربنا واتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامة انک لا تخلف المیعاد !!

(۳ : ۱۹۰)

کی معیت میں ہمارا خاتمہ کر! تو نے اپنے منادی کرنے والوں کی زبانی ہم سے جو وعدے کئے تھے، وہ پورے کر! اور اپنی آخری بادشاہت میں ہمیں ذلیل اور خوار نہ کر کہ تو اپنے وعدوں سے کبھی ٹلتا نہیں!!

یہ مضمون ۱۴ مئی ۱۹۱۳ء کو شائع ہوا

ھذا بصائر للناس وھدی ورحمة لقوم یوقنون (۴۵ : ۱۹)

یہ تبلیغ دعوت، لوگوں کے لئے عقل و بصیرت اور موعظہ و حکمت کا مجموعہ اور جو لوگ اللہ کے احکام پر یقین و ایمان رکھتے ہیں، اُن کیلئے سر تا پا ہدایت و رحمت ہے!!

وانیبوا الیٰ ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون - واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتة وانتم لا تشعرون ان تقول نفس یحسرتیٰ علیٰ ما فرطت فی جنب اللہ! وان کنت لمن السٰخرین !!" او تقول:

اے وہ لوگو کہ اپنے پروردگار کی نافرمانیوں میں ڈوبے ہوئے ہو! اسکی طرف رجوع کرو اور اُسکے حکم کے آگے اپنی گردن جھکا دو قبل اسکے کہ تم پر (آخری) عذاب آ نازل ہو اور کسی طرف سے تمہیں مدد نہ مل سکے!! اللہ کی طرف سے جو بہترین احکام و مواعظ بھیجے گئے ہیں، انکی پیروی کرو، مگر اُس وقت الیم سے پہلے، جبکہ یکایک تم کو آخری ناکامیوں اور نامرادیوں کا عذاب آ گھیریگا اور تم بالکل بے خبر ہوگے!! نہ ہو کہ اُس وقت حسرت و ندامت کے ساتھ اس وقت فرصت کو یاد کرو اور تم میں سے

"لو انّ اللہ ھدانی لکنت من المتّقین او تقول حین تری العذاب: لو ان لی کرۃ فاکون من المحسنین" بلیٰ، قد جاءتك آیاتی فکذبت بھا واستکبرت وکنت من الکافرین (۳۹ : ۶۱)

کوئی کہے کہ "آہ آہ! صد حسرت و افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے اپنے پروردگار کے احکام کی تقدیس و احترام کرنے میں کی! ہائے افسوس کہ مجھکو حکم الٰہی سُنایا جاتا تھا مگر میں اُن پر تمسخر کرتا تھا!" یا کہے کہ "اگر خدا میری ہدایت فرماتا تو میں بھی آج پرہیزگاروں میں سے ہوتا!" حالانکہ اسی اتمامِ حجّت کے لیئے آج ہدایت کی صدائے دعوت بلند کی جا رہی ہے، یا پھر جب، وہ آنیوالا عذاب سامنے آموجود ہو، تو اُس کو دیکھ کر حسرت سے کہے کہ "اے کاش مجھکو گئی ہوئی مہلت اور گزرا ہوا وقت پھر دوبارہ مل جاتا تو میں بھی نیک بنکر نیکوں کی جماعت میں شامل ہو جاتا!" لیکن اُسوقت صدائے الٰہی اُٹھیگی کہ "ہاں، میں نے تو اپنا حکم بھیجا تھا، اور اپنی نشانیاں تجھے دکھلائی تھیں، پر تو نے اُن کو جھٹلایا اور ان کے آگے جُھکنے کی جگہ مغرور ہو گیا۔ میرے حکموں سے انکار کرنے والوں میں سے تو بھی تھا، اب تیرے لیئے حسرت و نامرادی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا!!"

من لم یکن للوصال اھلا فکل طاعاتہ ذنوب!!

اے وہ لوگو، کہ اپنے غفلت کدوں میں سرشارِ خواب بے خبری ہو! تمہیں معلوم ہے کہ اس آسمان کے نیچے تمہارے لیئے کیسی کیسی بربادیاں اور ہلاکتیں آنیوالی ہیں؟ پھر سپاہی کو اپنے بستر سے اُٹھنا چاہیئے، اگر طبلِ جنگ کی آواز آنے لگے، اور لوگوں کو پانی کی تلاش میں دوڑنا چاہیئے، اگر ان کے گھروں کی دیواروں میں آگ لگ جائے، تو اے عزیزانِ غفلت شعار! و اے سرگشتگانِ نشۂ بے خبری و خمار! خدارا بتلاؤ کہ میں کیوں تمہارے غفلت کے بستروں کو خالی اور تمہارے پائے عمل میں حرکت نہیں دیکھتا؟

خاک حسرت اضطراب شب انابت پر لوٹنے والا ہے کہ میں اسے اپنی گود میں اٹھا لوں؟ یعنی کوئی ہے
کہ میرا بن جانے والا ہو اور میں بھی اس کا ہو جاؤں؟ اور کوئی ہے جو مجھے پیار کرنے والا ہو
تاکہ میں بھی اسے پیار کروں؟ پھر وہ کہاں ہیں جو مجھے ڈھونڈھنے والے ہیں اور وہ
کیوں نہیں ڈرتے جو میرے [illegible] منتظر ہیں؟ میں آگیا۔ اگر تم بھوکے پیاسے ہو تو پانی
ہوں اور اگر گناہوں سے تھک گئے ہو تو میں امید ہوں! اگر تم زخمی ہو تو میں مرہم ہوں! آؤ
کہ میں ہی سہارا ہوں اور اگر تم بیمار ہو تو مجھ کو ڈھونڈو کہ میں ہی شفا ہوں! اگر تم بھولے بھٹکے ہو
تو میں راہ بتانے والا ہوں اور میری آغوش محبت سے بھاگتے ہو؟ حالانکہ میں تو وہ ہوں کہ اگر تم
بالشت بھر میری طرف بڑھو تو میں ایک ہاتھ آگے بڑھ کر تم سے ملوں۔ اگر تم ایک ہاتھ میری طرف آؤ تو میں
ایک گز آگے بڑھ کر استقبال کروں، اگر تم چل کر میری طرف آؤ تو میں دوڑ کر تمہاری طرف آؤں! الخ (ترجمہ)

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۳)

اور بصیرت طلب آیۂ کریمہ ہے۔ ایک ایسے قانت متاثر شخص کی مثال دے کر فرمایا کہ ھل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون؟ غور کیجیے، یہاں علم و جہل سے کیا تعلق تھا؟
اصل یہ ہے کہ جو حالت اس شخص کی بیان کی گئی ہے، وہی فی الحقیقت علم و حکمت [illegible] کا
انتہائی مرتبہ ہے اور وہی حالت ہے جسے علم کا اصلی نتیجہ یقین کرنا چاہیے۔ کاش البیان
جلد نکلے اور میرا قلم ہجوم مشاغل الملال سے آزاد ہو کہ یہ چیزیں حاشیوں میں لکھنے
کی نہیں ہیں۔ والامر بیدہ سبحانہ وتعالیٰ۔

لہ یہ عین ترجمہ ہے اس حدیث قدسی کا جسکو امام بخاری نے کتاب التوحید کے باب ما
ذکر النبی و روایتہ عن ربہ، میں سب سے پہلے بروایت شعبہ عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ
درج کیا ہے کہ "اذا تقرب العبد الی شبرا، تقربت الیہ ذراعا، واذا تقرب منی ذراعا
تقربت منہ باعا، واذا اتانی مشیا، اتیتہ ھرولۃ"
ایک دوسری روایت (عن التیمی عن انس عن ابی ہریرہ)
میں "ذراعا" کی جگہ "باعا" کا لفظ آیا ہے۔

[illegible] اور اگر تم مجھسے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تم کو [illegible]

[illegible] دل میں وفا سے دوست را [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس شخص کی شکل میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک حدیث [illegible] ہے جسکو امام بخاری نے کتاب التوحید میں [illegible] ابوہریرہ سے نقل کیا ہے:-

"اذا احب عبدی لقائی احببت لقائه - واذا کره لقائی کرهت لقائه"

اور قرآن کریم بھی یہی کہتا ہے کہ :- فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون"

یعنی تم میرا ذکر کرو تو میں بھی تمہیں یاد کرونگا۔ اللہ اکبر شان عشق و عاشقی ہے!!

ولنعم ما قیل فی ہذا الباب:-

عاشقاں ہرچند مشتاق جمال دلبر اند   دلبراں بر عاشقاں از عاشقاں عاشق تر اند

امام غزالی نے احیاء میں ایک حدیث درج کی ہے:- الا طال شوق الابرار الی لقائی و انی الی لقائہم لاشد شوقا" اس کے الفاظ تو ثابت نہیں (جیسا کہ [illegible] تخریج احیاء [illegible] ہے) مگر مطلب وہی ہے -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۴۰:۲۹)

یا قومنا اجیبوا داعی اللہ

یہ مضمون ۲۸ نومبر ۱۹۱۲ء کو شائع ہوا جبکہ جنگ بلقان ہو رہی تھی آج تو اس سے زیادہ نازک حالت ہے۔ قسطنطنیہ کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ بیت المقدس چھن گیا بغداد جاتا رہا۔ جزیرۃ العرب پر نصاریٰ قابض ہیں۔ خود حرم محترم بھی بالواسطہ نصاریٰ ہی کے زیر اثر ہے۔ کیا اب بھی مسلمان خواب غفلت سے نہ چونکیں گے اور عمل پر تیار نہیں ہوں گے۔ مشتاق [illegible]

قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین (۹: ۲۴)

اے مسلمانو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا خاندان، تمہارے مال و دولت جو تم نے کمائی ہے، وہ کاروبار دنیوی جس کے نقصان کا تم کو ہر وقت اندیشہ رہتا ہے اور وہ مکان و جائداد جو تمہارے مطلوب و مرغوب ہیں، اگر یہ تمام چیزیں تم کو اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز و محبوب ہیں، تو دین الٰہی کو چھوڑ دو، خدا اپنے دین کی حفاظت کیلئے تمہارا محتاج نہیں ہے۔

یہاں تک کہ اللہ کو جو کچھ کرنا ہے وہ کر گزرے، تم اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ لو گے اللہ کی ہدایت ان کے لئے نہیں ہے جن کے دلوں میں نور ایمان کی جگہ فسق و نفاق چھایا ہوا ہے۔

اسلام اپنے پیروان سے اپنے آخری حق کا طلبگار ہے۔ مسلمانوں کی نمازیں، ان کے روزے اور تمام مالی و بدنی عبادات مقبول نہیں ہو سکتیں جب تک [illegible]

کلمۂ توحید و تصور اسلامیہ کے لئے جان و مال سے حصہ نہیں، پھر کوئی ہے جو آج خدا کو اپنے نفس و مال پر ترجیح دے؟؟

والعادیات ضبحًا، فالموریات قدحًا، فالمغیرات صبحًا، فاثرن بہ نقعًا فوسطن بہ جمعًا[1] کہ آج مسلمانوں کی ہستی اور بقا کے لئے یوم الفصل سر پر آگیا ہے، وما ادراك یوم الفصل؟[2] وہ زندگی و حیات، فنا و بقا، اور عزت و ذلت کا فیصلہ کرنے والا ایک دن ہے، جو آج ہمارے سامنے ہے، اور اگر یہ سچ ہو کہ ایڈریانوپل کے اطراف و جوانب میں ترک زخمیوں کی لاشیں گر رہی ہیں، تو انی اقسم باللہ العزیز الجبار کہ وہ مسلمانوں کی مجسم ہستی ہے جس کے حلق کی رگیں کٹ رہی ہیں اور جس کے زخموں سے سیلاب خون رواں ہے؛ فهذا یوم الفصل الذی کنتم بہ تکذبون۔[3]

پھر سوال یہ نہیں ہے کہ ہندوستان کے مسلمان کیا سوچ رہے ہیں؟ بلکہ پوچھنا یہ ہے کہ اور کس وقت کے منتظر ہیں؟

اس صداقت کے لئے اب کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ اگر نخواستہ ترکی اس ابتلائے عظیم کو برداشت نہ کر سکے، تو ان کی عزت کا مٹنا تمام عالم اسلامی کے جنازے کے اٹھنے کا دن ہوگا۔ مسلمان یاد رکھیں کہ وہ ہندوستان میں ہوں یا چین میں، ان کی ملی عزت کا جو سدرمق باقی ہے، وہ صرف

1. قسم ہے ان گھوڑوں کی جو میدان جہاد میں دوڑتے دوڑتے ہانپنے لگتے ہیں، پھر پتھروں پر اپنی ٹاپوں کے مارنے سے چنگاریاں نکالتے ہیں، پھر صبح کے وقت دشمنوں پر چھاپا مارتے ہیں، پھر اپنی تیزگامی سے غبار بلند کرتے ہیں اور دشمنوں کی صفوں میں جا گھستے ہیں۔
2. اور تم کیا جانتے کہ یوم الفصل سے کیا مراد ہے۔
3. یہ ہے یوم الفصل، وہ فیصلہ کن دن جس سے تم انکار کرتے تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ ان فرائض میں سے ہے جس طرح پہلا فرض اقرار شہادتین ہے، بالکل اسی طرح جہاد بھی فرض ہے اور جہاد یہ ہے کہ حق اور عدل کے قیام کے لئے اپنا مال، اپنا نفس اور اپنا خون بہانا۔ جس طرح پانچ وقت کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح فرض جہاد کو بھی ادا کرنا اس کے لئے ایک حکم اجباری ہے: ولو کرہ الکافرون۔

اس فرض کے ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں: جہاد بالمال، جہاد باللسان، اور جہاد بالنفس۔

وجاهدوا باموالكم وانفسكم في سبيل الله (۹: ۴۱)	اپنے مال اور اپنی جان سے راہ الٰہی میں [illegible] کے لئے کوشش کرو۔

اور ایک حدیث صحیح میں جس کو امام احمد، ابو داؤد، نسائی اور ابن حبان نے حضرت انس سے روایت کیا ہے یہ الفاظ ہیں فرمایا:

جاهدوا المشركين باموالكم وانفسكم والسنتكم	مشرکوں سے مقابلہ میں طاقت کی کوشش کرو اپنے مال سے، جان سے اور زبان سے۔

جب کبھی بلاد اسلامیہ پر کوئی مخالف حملہ کرے اور ان کی حفاظت خطرے میں ہو تو اس وقت ہر مسلمان پر احکام شریعت اسلام کی طرح فرض ہو جاتا ہے کہ ان شہروں کی حفاظت کے لئے جہاد کیلئے جس حال میں ہو، اٹھ کھڑا ہو، اور اگر ایسا نہ کرے، تو اس کی تمام عبادات باطل و بے سود ہیں، کیونکہ نماز اور روزہ اسی وقت تک ہے جب تک کلمہ توحید کو بقا ہے، لیکن جب شہر خطرے میں ہوں تو نماز بھی قائم نہیں رہ سکتی۔

آج جن حالات کو ہم اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں، وہ احکام شرائط شریعت کے مطابق ٹھیک ٹھیک فرضیت جہاد و دفاع کا وقت ہے، اعلان جنگ کے ساتھ ہی ہندوستان کے ہر مسلمان پر جہاد بھی فرض

ہو گیا ہے، اور وقت آ گیا ہے کہ اسلام اپنے پیروؤں سے آخری فرض
کے ادا کرنے کا طالب ہو۔ میں کہتا ہوں سب سے پہلے جہاد لسانی و مالی
اور سب سے آخر جہاد جانی و نفس ہے۔

میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں، اور صرف یہ جانتا ہوں کہ قلم سے کچھ نکل رہا ہے ایک حکم
دینی کا اعلان ہے اور نہیں جانتا کہ مصلحت کس کی مقتضی ہے؟ ممکن ہے کہ کسی کو خوش
پر ایک مسلمان کے لئے شمار ہو، کہ سرفروش کر دیے اور شمار کے الفاظ زبان سے نکلتا لئے
بیٹھ جاتے ہوں، لیکن میں مسلمان ہوں اور احکام اسلام کا اتباع ہر مسلمان پر فرض
جانتا ہوں، اس کے سوا مجھ کو کچھ نہیں معلوم اور نہ علم کی آرزو ہے۔

ہندوستان سے باہر کے اسلامی مصائب کی نسبت جو کچھ مسلمانان ہند نے اب تک کفر
صریح سے کام لیا ہے، بالاتفاق سے ان اشرار و اشقیا نے کہا کہ ہمیں خلافت عثمانی
سے کوئی تعلق نہیں، انہوں نے لذت کوشی کر کے اسلام کو زخمی کیا، اور جنہوں
نے اپنی ہمدردی کو انسانی ہمدردی، یا بہت ہمت کی تو صرف دینی اخوت تک پہنچا کر
چھوڑ دیا، انہوں نے گو اسلام کو پسند کیا، مگر کفر کے خوف سے ڈر گئے، حالانکہ بہتر
تھا کہ وہ صرف خدا سے ڈرتے۔ واللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین۔

**اگر میں کہہ سکتا کہ صبح کی نماز مسلمانوں پر فرض ہے، مگر عصر کی
نہیں، تو کہہ سکتا کہ مسلمانوں پر جہاد دفاع بھی فرض نہیں۔**

اولین کام

پس شریعت اسلامیہ حکم دیتی ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے مستعد ہو جاؤ، اس
بنا پر پہلا کام جہاد لسانی ہے کہ حرکت قلم سے جہاد ثقافی ارواح انتہا کا اور دعوت الی اللہ
و کلمتہ کے لئے ہر زبان اللہ کی بخشی ہوئی گویائی کو اسی کے لئے وقف کر دے اور علی الخصوص
ان شیاطین داخلی و خارجی کے پیدا کئے ہوئے وساوس کے قلع و قمع کے لئے

خاک کے منتظر ارشاد اِنابت پر لوٹنے والا ہے، کہ میں اُسے اپنی گود میں اُٹھا لوں؟ یعنی کوئی ہے
کہ میرا بن جانے والا ہو، اور میں بھی اُس کا ہو جاؤں؟ اور کوئی ہے جو مجھے پیار کرنے والا ہو
تاکہ میں بھی اُسے پیار کروں؟ پھر وہ کہاں ہیں جو مجھے ڈھونڈھنے والے ہیں اور وہ
کیوں نہیں ڈرتے جو میرے لئے تشنہ ہیں؟ میں اُنکے لئے جو کہ پیاسے ہیں، پانی
ہوں، اور اُنکے لئے جو مایوسی سے تھک گئے ہیں اُمید ہوں! اگر تم زخم ہو تو میری طرف آؤ
کہ میں مرہم ہوں اور اگر تم بیمار ہو تو مجھکو ڈھونڈو کہ صرف میں ہی شفا ہوں! اگر تم بھول غیروں کی
ٹھوکریں کھا چکے ہو، اور میری آغوشِ محبت سے بھاگ گئے ہو، حالانکہ میں تو وہ ہوں کہ اگر تم
بالشت بھر میری طرف کھسکو تو میں ایک ہاتھ آگے بڑھ کر تم سے ملوں، اگر تم ایک ہاتھ میری طرف آؤ تو میں
ایک گز آگے بڑھ کر استقبال کروں، اگر تم میری طرف پیدل چل کر آؤ تو میں دوڑ کر تمہاری طرف آؤں! اگر تم میرے

بقیہ حاشیہ (صفحہ ۲۴)

اور بصیرت طلب آیۂ کریمہ ہے۔ ایک ایسے قانت و خاشع شخص کی مثال بیان فرما کر ارشاد ہوا: ھل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون؟ غور کیجئے اسکو علم و جہل سے کیا تعلق تھا؟
اصل یہ ہے کہ جو حالت اس شخص کی بیان کی گئی ہے، وہی فی الحقیقت علم و حکمت و تفقہ کا
انتہائی مرتبہ ہے اور یہی حالت ہے جسے علم کا اصلی نتیجہ یقین کرنا چاہئے۔ کاش البیان
جلد نکلے اور میرا قلم مباحث کی گنجائش الہلال سے آزاد ہو کہ یہ چیزیں حاشیوں میں لکھنے
کی نہیں ہیں۔ والامر بیدہٖ سبحانہ و تعالیٰ۔

۱؎ یہ عین ترجمہ ہے اُس حدیث قدسی کا جسکو امام بخاری نے کتاب التوحید کے باب
ذکر النبی و روایتہ عن ربہ میں سب سے پہلے بروایت شعبہ عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہم
درج کیا ہے کہ "اذا تقرب العبد الیّ شبراً تقربت الیہ ذراعاً و اذا تقرب منی ذراعاً
تقربت منہ باعاً و اذا اتانی مشیاً اتیتہ ھرولۃ"
ایک دوسری روایت (عن انس بن مالک عن ابی ہریرۃ)
میں [illegible]

سے اپنے کو محبوب رکھو گے تو یاد رکھو کہ میں بھی تم سے ملنے کو محبوب رکھونگا اور اگر تم مجھ سے بچھڑ جاؤ گے تو میں بھی تم سے بچھڑ جاؤنگا۔ اے طالبِ خیر! تو کہاں ہے کہ میں تجھے پکار رہا ہوں جلدی کہ یہی مانگنے کا وقت ہے اور اے شر کے پیچھے اپنے تئیں نادانی سے کھو دینے والو! ابھی باز آجاؤ اور کمی کرو کہ یہی وقت ہے، یہی وقت ہے اور صرف یہی وقت ہے کہ میں تم کو بچالوں!!"

باگنہگاراں بگوئیم تا نیند از ندول ٭ من وفائے دوست را در بیوفائی یافتم!

پس اے اخوانِ عزیز! اس آواز کو سنو اور اگر نہیں سنتے تو میری ترجمانی کو مت جھٹلاؤ کہ میں سو رہا تھا لیکن اُس نے مجھکو نیند سے جگا دیا۔ نہ ہو کہ غفلت سے چونک کر بھی غفلت ہی میں رہو، اور بستر سے اُٹھو بھی تو بستر کی جگہ راہ میں سو جاؤ۔ اُس شخص کی غفلت میں جو بستر پر پڑا ہو اور اُس میں جو ہشیاروں کی طرح چل کر غافل راستوں ہی میں پس کر رہ گیا ہو، کوئی فرق نہیں یہ تمہارا آج کل کا اضطراب مبارک ہے۔ یہ تمہاری جستجو ئے مقصود ایک رحمتِ الٰہی ہے۔ یہ تمہاری آمادگی اُس ہستی کی آمد کی فرشتہ، اور ہمت کا پیغام ہے مگر میری

ملے یہ بھی ایک حدیث مشہور کا مطلب ترجمہ ہے جسکو امام بخاری نے کتاب التوحید میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ:-

"اذا احب عبدی لقائی احببت لقائہ۔ واذا کرہ لقائی کرہت لقائہ"

اور قرآن کریم بھی یہی کہتا ہے کہ:- فاذکرونی اذکرکم، واشکرولی ولاتکفرون"

یعنی تم میرا ذکر کرو گے تو میں بھی تمہیں یاد کرونگا۔ اللہ اللہ! کیا شان عشق و عاشقی ہے!!

ولنعم ما قیل فی ہذا الباب:-

عاشقاں ہر چند مشتاقِ جمال دلبر اند ٭ دلبراں بر عاشقاں از عاشقاں عاشق ترند

امام غزالی نے احیاء میں ایک حدیث درج کی ہے:- "الا طال شوق الابرار الی لقائی وانی الیہم لاشد شوقاً" اس کے الفاظ تو ثابت نہیں (جیسا کہ صاحبِ تخریجِ احیاء نے اعتراف کیا ہے) مگر مطلب وہی ہے۔

سنو اور اللہ کی پکار کی طرف سے غفلت نہ کرو۔ اگر سنبھلنا چاہتے ہو تو ایک ہی ہاتھ ہے جو تمہیں سنبھال سکتا ہے ....

اصلی اور ایک ہی وسیلۂ فوز و فلاح دارین، دنیا میں تبدیلی چاہنے والو! یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو، اور احکام الٰہی کے اعتقاد و عمل کا عہد واثق کر کے اٹھ کھڑے ہو۔ توبہ کرو توبہ کرو کہ تمہارے تمام دکھوں کی دوا صرف توبہ ہی ہے۔ خدا کے آگے جھکو اور اسکو پیار کرو۔ اس کو اپنے سے مناؤ کہ جب تک دوست کو اپنے سے راضی نہ کر لوگے، خواہ کتنی ہی محنت و مشقت کرو، لیکن کبھی مقبول نہ ہوگی۔ واللہ درّ ما قال:-

من لم یکن للوصال اهلاً فکل طاعاته ذنوب!

میں جو پیاسا تھا اب آ کھڑا ہوں کہ جو سن رہا ہوں، تم کو بھی سناؤں۔ آؤ کہ ہم سب مل کر اس کے دروازے پر جھک جائیں، اور ایک "مخلص و مجاہد" جماعت الٰہی بن کر صرف اسی کے ہو جائیں۔ اسی کی دعوت ہے جس کی طرف بلاتا ہوں اور صرف یہی میری بقیہ زندگی کا مقصد اور وظیفہ اور غایت جہد و عمل ہے، جس کے لئے خدا سے استقامت کا طلبگار ہوں۔ پس مبارک ہیں وہ جو میری سنیں اور خدا کی طرف لوٹیں، اور آخرت کی کامیابی انہیں کے لئے ہے۔ اولٰئک الذین ھدٰھم اللہ، و اولٰئک ھم اولوا الالباب

(۲۰:۳۹)

یا قومنا اجیبوا داعی اللہ

یہ مضمون ۱۰ نومبر ۱۹۱۲ء کو شائع ہوا جبکہ جنگ بلقان ہو رہی تھی آج تو اُس سے زیادہ نازک حالت ہے۔ قسطنطنیہ کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ بیت المقدس چھن گیا بغداد جاتا رہا۔ جزیرۃ العرب پر نصاریٰ قابض ہیں۔ خود حرم محترم بھی بالواسطہ نصاریٰ ہی کے زیر اثر ہے۔ کیا اب بھی مسلمان خواب غفلت سے نہ چونکیں گے اور عمل پر تیار نہیں ہونگے۔ مشتاق

قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا و مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ و رسولہ و جہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ، واللہ لا یھدی القوم الفاسقین (۹: ۲۴)

اے مسلمانو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا خاندان، تمہارے مال و دولت جو تم نے کمائی ہے وہ کاروبار دنیوی جسکے نقصان کا تم کو ہر وقت اندیشہ رہتا ہے اور وہ مکان و جائداد جو تمہارے مطلوب و محبوب ہیں، اگر یہ تمام چیزیں تم کو اللہ، اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز و محبوب ہوں، تو دین الٰہی کو چھوڑ دو، خدا اپنے دین کی حفاظت کیلئے تمہارا محتاج نہیں ہے

یہاں تک کہ اللہ کو جو کچھ کرنا ہے، وہ کر گزرے، تم اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھ لو گے اللہ کی ہدایت ان کے لئے نہیں ہے جن کے دلوں میں نور ایمان کی جگہ فسق و نفاق بھرا ہوا ہے۔

اسلام ہر مسلمان سے اپنے آخری حق کا طلبگار ہے مسلمانوں کی نمازیں اور روزے اور تمام مالی و بدنی عبادات مقبول نہیں ہو سکتیں جب تک وہ حفظ

کلمۂ توحید و ثغور اسلامیہ کے لئے جان و مال سے حصہ نہ لیں، پھر کوئی ہے جو آج خدا کو اپنے نفس و مال پر ترجیح دے؟؟

والعادیات ضبحاً، فالموریات قدحاً، فالمغیرات صبحاً، فاثرن بہ نقعاً فوسطن بہ جمعاً۔[1] کہ آج مسلمانوں کی ہستی اور بقا کے لئے یوم الفصل سر پر آگیا ہے، وما ادراک یوم الفصل[2]؟ وہ زندگی و حیات، فنا و بقا، اور عزت و ذلت کا فیصلہ کرنیوالا ایک دن ہے، جو آج ہمارے سامنے ہے، اور اگر یہ سچ ہو کہ ایڈریانوپل کے اطراف و جوانب میں ترک زخمیوں کی لاشیں گر رہی ہیں تو انی اقسم باللہ العلی العظیم کہ وہ مسلمانوں کی مجسم ہستی ہے جس کے حلق کی رگیں کٹی ہوئیں اور جس کے زخموں سے سیلاب خون رواں ہے: فہذا یوم الفصل الذی کنتم بہ تکذبون۔[3]

پھر سوال یہ نہیں ہے کہ ہندوستان کے مسلمان کیا سوچ رہے ہیں؟ بلکہ پوچھنا یہ ہے کہ اور کون سے وقت کے منتظر ہیں؟

اس صداقت کے لئے اب کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ اگر خواستہ ترک اس ابتلائے عظیم کو برداشت نہ کر سکے، تو ان کی عزت کا مٹنا تمام عالم اسلامی کے جنازے کے اٹھنے کا دن ہوگا۔ مسلمان یاد رکھیں کہ وہ ہندوستان میں ہوں یا چین میں، ان کی ملی عزت کا جو سد رمق باقی ہے، وہ صرف

[1] قسم ہے مجاہدین کے ان گھوڑوں کی جو میدان جہاد میں دوڑتے دوڑتے ہانپ جاتے ہیں پھر پتھروں پر اپنی ٹاپوں کے مارنے سے چنگاریاں نکالتے ہیں پھر صبح کے وقت دشمنوں پر چھاپا مارتے ہیں پھر اپنی تیزگامی سے غبار بلند کرتے ہیں اور دشمنوں کی صفوں میں در آتے ہیں

[2] اور تم جانتے ہو کہ یوم الفصل سے کیا مراد ہے۔

[3] یہ ہے یوم الفصل، وہ فیصلہ کن دن جس سے اے غافلو تم انکار کرتے تھے۔

خلافتِ قسطنطنیہ کی بولٹیکل ہستی کا نتیجہ ہے جس دن یہ مرکز اپنی آخری جگہ سے ہلا، اوران کا حال بجنسہ وہی ہوجائیگا، جو آج یہودیوں کا وہ دیکھ رہے ہیں۔ پھر ان کے پاس تو دولت ہے۔ ان کے پاس یہ بھی نہیں۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ

اگر سپاہی کے لئے جنگ کی گھڑیوں میں بستر کا آرام جائز نہیں، اگر آتش گھر کے رہنے والوں پر سونا حرام ہے جس دروازے پر ڈاکوؤں کے گرز پڑ رہے ہوں، اگر مسلمانوں کے دلوں میں اس آگ کی ایک چنگاری بھی باقی ہے جو تیرہ سو برس ہوئے وادی ام القرا میں بدر اور حنین کے پیام پر سے جلائی گئی تو خدا کے لئے مجھے بتلاؤ کہ غفلت شکنی کا وہ وقت کب آئیگا جسکے انتظار میں اب تک مسلمان کروٹیں بدل رہے ہیں؟ کیا مسلمان اُسوقت کا انتظار کرنا چاہتے ہیں، جب مشرکین یورپ قسطنطنیہ کی مساجد کے اُن مناروں پر جہاں چھ سو برس سے صدائے توحید کی شہادت دی جاتی ہے صلیب پرستی کا جھنڈا اُسی طرح لہرائیگا جس طرح کل کی بات ہے کہ دیرقعہ کی جامع مسجد کے مینار پر نصب کیا گیا تھا؟ ویالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا!![1]

مسلمانانِ ہند کا آخری فرض

ساعتِ فیصلہ کن، مہلت مفقود، فرصت قلیل اور نتائج سامنے ہیں۔ ترکوں کی ہمدردی اسلامی اخوتِ دینی، مدد کی ضرورتِ شدید، اور اسی طرح کی تمام باتیں سن چکے ہیں اور کہہ چکے ہیں، اب وقت آخری ہے، اور اگر مسلمانوں کو اپنی ہستی کی ضرورت نظر آتی ہے، تو بغیر ایک لمحہ ضائع کئے انہیں آخری فیصلہ کرلینا چاہئے کہ ان کا فرض کیا ہے؟

اسلام ایک مجموعۂ فرائض ہے، جو ہر پیرو کے وقت اسکی طرف سے چند فرائض عاید کردیتا

[1] اے کاش مجھے ایسے وقت کے آنے سے پہلے موت آجاتی۔

ہے ان فرائض میں جس طرح پہلا فرض اقرار شہادتین ہے، بالکل اسی طرح آخری فرض جہاد ہے یا حق اور عدل کے قیام کے لئے اپنا مال، اپنا نفس اور اپنا خون بہانا جس طرح پانچ وقت کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح فرض جہاد کو بھی ادا کرنا اس کے لئے ایک حکم اجباری ہے: ولو کرہ الکافرون۔

اس فرض کے ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں: جہاد مالی، جہاد زبانی، اور جہاد نفس وجان:-

وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ (۸:۷۲)	اپنے مال اور اپنی جان سے راہِ الٰہی میں دفاع اعدا کے لئے کوشش کرو۔

اور ایک حدیث صحیح میں جس کو امام احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان نے حضرت انس سے روایت کیا ہے، جامع الفاظ میں فرمایا۔

جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم	دشمنوں کے مقابلے میں مدافعت کی کوشش کرو۔ اپنے مال سے اور جان سے، اور زبان سے۔

جب کبھی بلادِ اسلامیہ پر کوئی مخالف حملہ کرے، اور انکی حفاظت خطرے میں ہو تو اس وقت ہر مسلمان پر احکام خمسۂ اسلام کی طرح فرض ہو جاتا ہے کہ ان تینوں قسم کے جہاد کیلئے جس حال میں ہو، اٹھ کھڑا ہو، اور اگر ایسا نہ کرے، تو اسکی تمام عبادات مالی و بدنی باطل و بے سود ہیں، کیونکہ نماز اور روزہ اسی وقت تک ہے جب تک کلمۂ توحید گونجتا ہے، لیکن جب جڑ خطرے میں ہو تو شاخیں قائم نہیں رہ سکتیں۔

آج جس حالت کو ہم اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں، وہ احکام و شرائط شرعیہ کے مطابق ٹھیک ٹھیک فرضیت جہاد و دفاع کا وقت ہے اعلان جنگ کے ساتھ ہی ہندوستان کے ہر مسلمان پر جہاد شرعی فرض

ہو گیا ہے، اور وقت آ گیا ہے کہ اسلام اپنے پیروؤں سے آخری فرض کے ادا کرنے کا طالب ہو، جس میں سب سے پہلے جہاد لسانی و مالی، اور سب سے آخر جہاد جان و نفس ہے۔

میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں اور صرف یہ جانتا ہوں کہ قلم سے جو کچھ نکل رہا ہے ایک حکم دینی کا اعلان ہے، اور نہیں جانتا کہ مصلحت کس کی مقتضی ہے؟ ممکن ہے کہ کسی موقع پر ایک مسلمان کے لئے نماز جیسے موقوف کر دینے اور نماز کا لفظ زبان سے نہ نکالنے ہی میں مصلحت ہو، لیکن میں مسلمان ہوں، اور احکام اسلام کا اتباع ہر مسلمان پر فرض جانتا ہوں، اس کے سوا مجھے کچھ نہیں معلوم اور نہ علم کی آرزو۔

ہندوستان سے باہر کے اسلامی مصائب کی نسبت ہمیشہ مسلمانان ہند نے یا تو کفر صریح سے کام لیا ہے یا نفاق سے۔ جن اشرار و اشقیا نے کہا کہ ہمیں خلافت عثمانی سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کفر کو خوش کرنے کے لئے اسلام کو زخمی کیا، اور جنہوں نے اپنی ہمدردی کو انسانی ہمدردی، یا بہت ہمت کی تو صرف دینی اخوت تک پہنچا کر چھوڑ دیا، انہوں نے گو اسلام کو پسند کیا، مگر کفر کے خوف سے ڈر گئے حالانکہ بہتر تھا کہ وہ صرف خدا سے ڈرتے۔ واللہ احق ان تخشاہ ان کنتم مومنین۔

اگر میں کہہ سکتا کہ صبح کی نماز مسلمانوں پر فرض ہے، مگر عصر کی نہیں، تو کہہ سکتا کہ مسلمانوں پر جہاد و دفاع بھی فرض نہیں۔

اوّلین کام

پس شریعت اسلامیہ جبکہ حکم دیتی ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے مستعد ہو جاؤ، تو اس کا پہلا کام جہاد لسانی ہے کہ حرکت قلوب ہیجان و تحاشا ارواح انتہا کو اور دعوۃ الی اللہ و کلمۃ الحق کے لئے ہر زبان اللہ کی بخشی ہوئی گویائی کو اسی کے لئے وقف کر دے۔ اور ان علائق دنیا کو، ان شیاطین داخلی و خارجی کے پیدا کئے ہوئے وساوس کے قلع و قمع کے لئے

شمشیر مجاہدین جائے؟ جنہوں نے مسلمانوں کے لیے طرح طرح کے گمراہ کن مقامی و وطنی
اشغال پیدا کرکے ان کو حفظ اسلام و ثغور اسلامیہ کی سعی سے غافل کر دیا ہے +

دوسرا اقدام و اول جہاد، جمع مال و فراہمی زر اعانت ہے جو فی الحقیقت میدان جہاد
کی تقویت کیلئے کم از کم جمعیت فوج و کمک مجاہدین نہیں۔ اس بارے میں شک نہیں کہ یہ فرض
تقریباً تمام مسلمانوں کے پیش نظر ہے اور ہر طرف سے ہلال احمر فنڈ کی صدائیں آرہی
ہیں لیکن ابتک جو رفتار رہی ہے اور جو پچھلا تجربہ طرابلس کا پیش نظر ہے اسکو دیکھتے
ہوئے بلحاظ ہمت کسی رقم کثیر کی فراہمی کی امید نہیں +

ہر مسلمان کو بہت جلد وہ ذریعہ سوچنا چاہئے کہ بغیر انتظار وقت کے کوئی قابل
تذکرہ مالی مدد ہندوستان سے بھیجی جائے +

افسانۂ ہجر و وصال

یہ مضمون ۱۰ مارچ ۱۹۱۲ء کو شائع ہوا

الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من
الحق؟ کیا مسلمانوں کے لیے ابھی تک اسکا وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر اور اسکے
کلمۂ حق کیلئے انکے اندر درد اور تشنگی پیدا ہو، اور وہ اپنے پروردگار کے آگے جھک
جائیں؟؟

پھر چھیڑا حسن نے اپنا قصہ — بس آج کی شب بھی سو چکے ہم

کیا دنیا میں جس طرح بہار و خزاں کے موسم آتے ہیں، ربیع و خریف کی ہوائیں چلتی ہیں اور
جاڑے اور گرمیوں کا سورج بدلتا ہے، اسی طرح دلوں کی شورشوں کا بھی کوئی موسم
ہے؟ روحوں کی بیقراری کی بھی کوئی فصل ہے؟ دیوانگی اور سراسیمگی کا بھی کوئی وقت

ہے جسکی ہوائیں چلتی ہیں اور جن کے بادل نمودار ہوتے ہیں؟ میں نہیں جانتا کہ ایسا ہو مگر میں پاتا ہوں کہ میرے دل کی دیوانگی ٹھہر ٹھہر کے اٹھتی اور میری روح کی شورش گزر گزر کے لوٹتی ہے میں کچھ عرصہ سے اس دریا کی مانند جو اتر گیا ہو چپ تھا لیکن آج اس سمندر کی مانند جسکی تند موجیں جوش مار رہی ہوں، پھر آہوں سے بھر گیا ہوں، فریادوں سے معمور ہو گیا ہوں، شورشوں سے لبریز ہوں، اور دیوانگیوں کے سرجوش سے میرا ساغر ضبط چھلک گیا ہے آج مجھے پھر اس خاک کی تلاش ہے جس کو اپنے سر و چہرہ پہ اڑا سکوں، پھر ان کانٹوں کا متلاشی ہوں اور مجھے بیماروں کی بستی کی ضرورت ہے میں ہوشیاری سے اکتا گیا اور تندرستی نے مجھے عاجز کر دیا۔ آہ میں چاہتا ہوں کہ جی بھر کے روؤں اور جسقدر چیخ چیخ کے نالہ و فریاد کر سکتا ہوں، کرتا رہوں میری چیخیں تمہارے عیش و نشاط کو مکدر کر دیں، میرا نالہ و بکا تمہارے عیش کدوں کو ماتم کدہ بنا دے، میری آہوں سے تمہارے دلوں میں ناسور پڑ جائیں میری شورش غم سے تمہارے چہروں کی مسکراہٹ معدوم ہو جائے میں تم کو غم و ماتم سے بھر دوں میں تم کو درد و حسرت کا پتلہ بنا دوں تمہاری آنکھیں ندیوں کی طرح بہ جائیں۔ تمہارا دل تنور کی طرح بھڑک اٹھے، تمہاری زبانیں دیوانوں کی طرح چیخ اٹھیں اور تمہاری غفلت عیش اور بیدردی نشاط کی وہ بستی جو مدتوں سے برابر آباد چلی آتی ہے اس طرح اجڑ جائے کہ پھر کبھی آباد نہ ہو؛

روے بازار مرا امروز تقریبے بانست — دیدۂ شوخی فروشم دامن نم می خرم!

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی نیند اگر موت کی نیند نہ ہو، تو کبھی نہ کبھی ضرور ختم ہوتی ہے اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ سونے والا کبھی نہ جاگے۔ پھر بعض کی نیند ایسی ہوتی ہے کہ ایک ذرا سی آواز ان کو جگا دینے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ بعض کی نیند سخت ہوتی ہے ان کے لئے جھنجھوڑنے اور شور مچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

بعض ان سے بھی زیادہ غفلت کی نیند سونے والے ہوتے ہیں تو ان کو جھنجھوڑنے اور ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر سونے والے کے جاگ اٹھنے کے لئے یہ بھی بیکار ہو تو پھر ایسا تو کبھی بھی نہیں ہو سکتا کہ بھونچال آجائے، آتش فشاں پہاڑ پھٹ اٹھیں، پہاڑوں کے ٹکرانے کے دھماکوں سے کان کے پردے ریزہ ریزہ ہو جائیں اور پھر بھی نیند کے متوالے آنکھیں نہ کھولیں۔

سو یقین کرو کہ خدا کا بھی اپنے بندوں کے ساتھ ایسا ہی حال ہے۔ اسکی صدائیں اٹھتی ہیں تاکہ غفلت کے سرشار آنکھیں کھولیں۔ اگر اس پر بھی وہ کروٹ نہیں لیتے، تو ہر طرف شور و غل مچنے لگتا ہے تاکہ سونے والوں کی نیند ٹوٹے۔ اگر اس پر بھی نیند نہیں ٹوٹتی تو حادثے نمودار ہوتے ہیں اور وہ جھنجھوڑ جھنجھوڑ کے اٹھاتے ہیں کہ صبح آگئی اور آفتاب کی کرنیں دیواروں سے اتر کر صحنوں اور میدانوں میں پھیل گئیں اب بھی اٹھ جاؤ اور اس دن کو اپنے ہاتھ سے نہ کھو دو۔ جو جا کر پھر واپس نہیں آئیگا۔ لیکن آہ، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس جھنجھوڑنے پر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں اور نیند کے متوالے کروٹ نہیں لیتے تو پھر دھماکے ہوتے ہیں، زلزلے آتے ہیں، زمینیں پھٹنے لگتی ہیں، پہاڑ ایک دوسرے سے ٹکرانے لگتے ہیں، اور صداؤں اور آوازوں کی ہولناکیوں سے تمام دنیا بھر جاتی ہے۔ سو یہ بھی سب کچھ اسی لئے ہوتا ہے تاکہ کسی طرح انسان جاگے اور اب بھی آنکھیں کھول دے۔ اگر اس پر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں تو پھر خدا کا فرشتہ پکار اٹھتا ہے کہ:۔

أموات غير أحياء وما يشعرون أيان يبعثون	یہ زندوں کی آبادی نہیں بلکہ مُردوں کی بستی ہے وہ اُٹھنے اور اُٹھائے جانے کی گھڑی سے بالکل غافل پڑے ہیں۔

پس جب تنبیہ اور ہوشیاری کی تمام تدبیریں ہو چکیں اور ایک سوتے ہوئے کو جگانے کے

لئے جو کچھ کیا جا سکتا ہے، وہ سب کچھ کیا جا چکا، پر افسوس کہ تمہاری آنکھیں اب تک بند ہیں، تمہاری غفلت کا نشہ کسی طرح نہیں اُترتا، اور تمہاری ہوش کی نیند کسی طرح بھی نہیں ٹوٹتی۔ دُنیا میں انسان کے لئے عقل و بصیرت ہے، عقلا کی دانائیاں ہیں، ہادیوں کی ہدایتیں ہیں، واعظوں کے وعظ ہیں، خدا کے مقدس نوشتے ہیں، اور رسولوں کی بتلائی ہوئی تعلیمات ہیں، پھر حوادث و تغیرات ہیں، انقلابات و تبدلات ہیں، آثار و علائم ہیں، استنباط و استشہاد ہے، لیکن آہ، وہ قوم جس کی غفلت کے لئے یہ سب کچھ بیکار رہے! نہ تو دُنیا کے گزرے ہوئے واقعات ہیں اس کے لئے کوئی اثر ہے نہ حال کے حوادث و تغیّرات ہیں اس کے لئے کوئی پیغام ہے، نہ اللہ کے کلام سے ڈرتی اور کانپتی ہے، اور نہ بندوں کی ہدایتوں سے عبرت پکڑتی ہے :-

ما یاتیھم من اٰیات ربھم الا کانوا عنہا معرضین (۴ : ۶)	اللہ کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی بھی ایسی نہ آئی جسکو دیکھکر اُنہوں نے عبرت پکڑی ہو اور غفلت و سرکشی سے باز آ گئے ہوں +

بلکہ بسا اوقات ایسا نظر آتا ہے کہ جس قدر عبرت کی صدائیں جگانا چاہتی ہیں اتنی ہی اس کی نیند زیادہ گہری ہوتی جاتی ہے :-

ولقد جاءھم من الانباء ما فیہ مزدجر حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر (۴ : ۵۵)	اور بلا شبہ ان کے پاس ایسی خبریں آ چکی ہیں جن میں بڑی ہی تنبیہ اور ہوشیاری ہے اور بہت ہی بڑی گہری حکمت و دانائی، پر افسوس کہ حوادث و انقلابات کی یہ ڈراونی ہدایت بھی ان کی بیداری کیلئے کافی نہ ہوئی

دُنیا سب سے پہلے انسان کے آگے تاریخ یعنی دُنیا کے گزرے ہوئے واقعات لاتی ہے، اور انہی سے انسان تجربہ کی دانائی اور بصیرت حاصل کرتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ ہمیشہ ایک ہی طرح کے واقعات ظاہر ہوتے ایک ہی طرح کے اعلانات کئے گئے

ایک ہی طرح کی حالتیں طاری ہوئیں، اور ایک ہی طرح کے نتیجے نکلے۔ یہی تجربہ اور استقرار اسے بتلا دیتا ہے کہ اب بھی ہمیشہ جب کبھی ویسی حالتیں پیدا ہونگی تو ویسے ہی نتائج نکلینگے اور اگر آگ کے شعلوں نے ہمیشہ انسان کے جسم کو دُکھ دیا ہے تو ایسا کبھی نہ ہوگا کہ آگ کے شعلوں میں کود کر کوئی ٹھنڈک پا سکے۔

سو اگر تمہاری نیند سونے والوں کی نیند ہوتی ہے بے روح لاش کی نیند نہ ہوتی۔ تو تمہارے جاگنے کے لئے تاریخ کی آواز بس کرتی تھی۔ تمہارے آگے نوعِ بشری کی پوری تاریخ موجود ہے۔ ہزاروں ملکوں اور قوموں کے تجربے موجود ہیں، ہزاروں آثار و اطلال ہیں اور زمین کے صدہا گوشے گزرے ہوؤں کی عمارتوں سے اور مٹے ہوؤں کے کھنڈروں سے بھرے ہوئے ہیں، تو تم ان سب کے پاس جاؤ اور اُن سب سے پوچھو دیکھو کہ دُنیا میں کوئی قوم بھی معصیت کرکے زندہ رہی ہے۔ اور انسانوں کا کوئی گروہ بھی خدا سے بھاگ کر بچ سکا ہے؟ کبھی ایسا ہوا ہے کہ خدا کے قانون پر چلکر قومیں تباہ ہوئی ہوں، اور اسکے قانون کو توڑ کے اُنہوں نے خوشحالی اور زندگی پائی ہو؟

اقوام کو چھوڑ دو اور افراد کو تلاش کرو۔ جب سے زمین بنی ہے آجتک ایک انسان بھی اس کی گود میں ایسا پلا ہے جس نے غفلت و اعراض کرکے زندگی پائی ہو، اور خدا کے قانون کو توڑ کر خوشحالی و مراد حاصل کی ہو؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہ کیا ہے کہ تم زہر کھا رہے ہو اور امیدوار ہو کہ تمہیں زندگی ملے، اور تم نے بھیڑیوں کے بھٹ کی راہ اختیار کی ہے اور سمجھتے ہو کہ انسانوں کی آبادی میں تم پہنچ جاؤ گے؟

الم یاتھم نبأ الذین من قبلھم قوم نوح وعاد وثمود وقوم ابراھیم واصحاب مدین والمؤتفکات ۹ ۲ تنتھم	کیا اُنہوں نے اُن لوگوں کا حال نہیں سُنا جو اُن سے پہلے گزر چکے ہیں، مثلاً قوم نوح، عاد، ثمود، قوم ابراہیم، اصحاب مدین، اور وہ لوگ جن کی بستیاں اُلٹ دی گئیں؟ ان سب کے پاس اللہ کے

رُسلهم بالبیّنٰت فما کان الله لیظلمهم ولکن کانوا انفسهم یظلمون۔

رسول آئے اور راہِ حق کی نشانیاں اُنہیں دکھلائیں لیکن انہوں نے بدعملیوں کی راہ اختیار کی اور اس کی پاداش میں مٹادیئے گئے۔ سو اللہ تو کبھی یہ ظلم نہیں کرتا مگر ان بدبختوں نے خود ہی اپنی ہلاکت چاہی!

اگر گزرے ہوئے واقعات و حوادث میں بھی تمہارے لئے کوئی آواز نہیں، تو پھر خود تمہاری آنکھوں کے سامنے گزرنے والے حوادث و تغیرات ہیں اور انکی زبان سب سے زیادہ چیخنے والی اور سب سے زیادہ دلوں کے اندر گھر کر جانیوالی ہے!۔

اولا یرون انهم یفتنون فی کل عام مرة او مرتین ثم لا یتوبون ولا هم یذکرون؟

کیا نہیں دیکھتے کہ کوئی برس ایسا نہیں گزرتا کہ ایک یا دو بار وہ بلاؤں میں نہ ڈالے جاتے ہوں پھر بھی انکی غفلت کا یہ حال ہے کہ نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ مصیبتوں سے نصیحت پکڑتے ہیں!

اور اگر وہ تمام حوادث و تغیّرات جن سے تمہاری زندگی کا ہر سال اور ہر ماہ بلکہ ہر طلوع و غروب معمور تھا، تمہارے سمجھنے اور بیدار ہو جانیکے لئے کافی نہ تھے تو آہ! کیا خدائے قدّوس کی وہ سب سے آخری کڑک اور اس کے قانون تعذیب اُمم کی وہ سب سے زیادہ کپکپا دینے والی اور عقلوں اور ہوشوں کو مبہوت کر دینے والی گرج بھی تمہیں نہیں جگاتی، جس کے زلزلہ انگیز دھاکوں سے پہاڑوں کی چوٹیاں ہل گئیں، اور قریب ہے کہ زمین دھنس جائے اور سمندروں سے مچھلیاں رونے اور ماتم کرنے کے لئے اُبھر آئیں؟

کلا، والقمر، واللیل اذ ادبر، والصبح اذا اسفر، انها لاحدی الکبر،

بیشک چاند جبکہ نکل آیا، رات جبکہ ختم ہو گئی، اور دن جبکہ روشن ہو گیا، کہ یہ حادثہ عظیمہ بڑے انقلابات میں سے ایک بڑا ہی انقلاب ہے،

نذیراً للبشر، لمن شاء منکم ان یتقدم او یتاخر (۷۴: ۳٦)

اور غافل انسان کو غفلتوں کی پاداش سے سخت ڈرانے والا ہے، تو تم میں سے جو بڑھنا چاہے اسکے لئے اب بڑھنا ہے، اور جو پیچھے ہٹنا چاہے اُس کے لئے غافل رہکر تباہ ہونا!

پھر اگر تم اس لئے نہیں اُٹھتے تھے کہ جب تک زلزلے نہ آئینگے نہیں اُٹھوگے اور جب تک آتش فشاں پہاڑ نہیں پھٹینگے آنکھ نہیں کھولوگے، اور جب تک پہاڑوں کی چوٹیوں اور سمندروں کی موجوں کے اندر سے چیخ نہ اُٹھیگی کانوں کو نہیں کھولوگے تو آہ، یہ کیا ہے کہ زلزلے بھی آچکے اور تم نے کروٹ نہ لی؟ آتش فشانیوں کی ہولناکیوں سے زمین چیخ اُٹھی، اس پر بھی تم خبردار نہ ہوئے؟ اب اور کس بات کے منتظر ہو، اور کیا یہ چاہتے ہو کہ آسمان پھٹ جائے اور آفتاب کے پرزے پرزے ہو جائیں اور کرۂ ارضی دھواں بنکر اُڑ جائے؟

فهل ینظرون الا الساعة ان تأتیهم بغتة، فقد جاء اشراطها، فانی لهم اذا جاءتهم ذکراهم؟ (سورہ محمد پارہ ۲٦)

پھر کیا لوگ آخری فیصلہ کر دینے والی گھڑی کے منتظر ہیں کہ اچانک اُن پر آنازل ہو؟ سو اگر اسی کا انتظار ہے تو اُس کی نشانیاں تو آچکیں۔ اور جب وہ گھڑی خود آجائیگی تو اس وقت ان کے لئے کیا ہوگا؟

آفتاب کو ہمیشہ اس کی کرنوں میں دیکھا جاتا ہے اور دھوئیں کو دیکھکر مسافر پالیتا ہے کہ آگ جل رہی ہے۔ اسی طرح خدا کا جلال بھی ہمیشہ اپنی نشانیوں اور آیتوں کے اندر سے دیکھا گیا ہے، اور ہمیشہ اس نے اپنے آفتاب جمال کی چمک بدلیوں کے نقاب میں دکھلائی ہے۔ پس وہ جو ہمیشہ آیا تھا اور جس نے ہمیشہ مغرور و غافل انسان کو ماننے اور قبول کر لینے کے لئے مجبور کر دیا تھا، آج بھی

آگیا اور آنکھیں رکھنے والوں کے لیئے اس نے اپنے چہرے پر سے اچانک نقاب اُلٹ دی۔ پھر اگر اب بھی تم نہیں دیکھتے اور اب بھی تم اس کے آگے جُھکنے کے لیئے نہیں تیار ہو تو شاید تم منتظر ہو کہ وہ انسانوں کی طرح تمہارے سامنے آکر کھڑا ہو جائے اور سورج کی کرنوں کے تخت پر بیٹھکر آسمان سے اس طرح اُتر پڑے کہ تم اپنی اُنگلیوں سے ٹٹول کر اسکو چھو لو اور اپنے کانوں کو اُس کے مُنہ سے لگا دو تاکہ وہ آوازوں اور حرفوں کے اندر بولے کہ میں خدا تمہارا ہوں، اور جیسا کہ ہمیشہ سے ہوں اُسی طرح اب بھی موجود ہوں، مجھے مان لو اور مجھ سے انکار نہ کرو:-

قال الذین لا یرجون لقاءنا لولا انزل علینا الملائکة او نری ربنا (۲۵ : ۲۱)	اور ان لوگوں نے کہ خدا کے لقاء کی امید نہیں رکھتے کہا: اگر جو کچھ تم کہتے ہو سچ ہے تو کیوں نہیں ہم پر فرشتے اُتارے گئے اور کیوں ایسا نہ ہوا کہ ہمارا پروردگار آسمان سے اُتر آتا اور ہم اُسے دیکھ لیتے؟

سو اگر واقعی اسی کے منتظر ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارا انتظار کبھی ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ خدا کی جگہ اس کا آخری عذاب اُتریگا اور تم کو درد ناکیوں اور سوختنیوں کی بشارت دیگا!

یوم یرون الملائکة لا بشریٰ یومئذ للمجرمین (۲۵ : ۲۲)	جس دن اللہ کے فرشتے نظر آئینگے تو اُس دن مجرموں کیلئے کوئی بشارت نہ ہوگی کہ وہ صالحوں کی طرح اسکا انتظار کریں بلکہ

ایسا ہی ہوا ہے اور ہمیشہ اس دن کے منتظر رہنے والوں نے اپنے انتظار کا ایسا ہی جواب پایا ہے

فهل ینتظرون الا مثل ایام الذین خلوا من قبلهم؟ قل فانتظروا انی معکم من المنتظرین (۱۰ : ۱۰۲)	پس کیا یہ لوگ بھی ویسے ہی دنوں کے منتظر ہیں جیسے ان سے پہلے قوموں پر آچکے ہیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو کہدو کہ اچھا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں!

آنکھیں دیکھنے کے لئے ہیں، کان سننے کے لئے ہیں، اور دل پہلو میں رکھا گیا ہے تاکہ تڑپے اور بیقرار ہو لیکن وہ سب کچھ تمہارے لئے بیکار ہو گیا ہے جسکو آنکھ دیکھتی ہے اور وہ سب آوازیں بے اثر ہو گئی ہیں جو کانوں سے سنائی دیتی ہیں اور وہ تمام فکریں اور عبرتیں ڈوب گئی ہیں جنسے دل تڑپتے اور روحیں بیقرار ہوتی ہیں، پس جو کچھ کیا جائے لاحاصل ہے، اور جو کچھ کہا جائے بیکار ہے؟ آہ، تم غافل ہو گئے ہو، تم پر موت کا نتیجہ چل گیا ہے، تم گمراہی کے قبضہ میں آ گئے، تمہارے احساس فنا ہو گئے اور تمہارے دل کی دانائی ہیٹ دی گئی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایسا تھا کہ اندھے بینا ہو جاتے، لنگڑے چلنے لگتے، گونگوں کی چیخ سے دنیا ہل جاتی، اور لولوں کے ہاتھ شیروں کے پنجوں کی طرح طاقتور ہو جاتے۔ آہ، تمہاری غفلت سے بڑھکر آجتک دنیا میں کوئی اچنبھے کی بات نہ ہوئی، اور تمہاری ہند کی سنگدلی کے آگے پتھروں کے دل پھوٹ گئے۔ آہ، تم ایسے نہ تھے، پھر تم ان لوگوں کی طرح کیوں ہو گئے۔ جنکے لئے خدا کا رسول ماتم کرتا تھا؟

لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغافلون (۷۸:۷)

ان کے پاس دل ہیں مگر سوچتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں، ان کے پاس کان ہیں مگر سنتے نہیں، وہ مثل چارپایوں کے ہو گئے بلکہ ان سے بھی بدتر، اور یہی ہیں کہ غفلت میں ڈوب گئے ہیں!!

آہ، کوئی نہیں، سب گمراہ ہو گئے، سب بھٹک نکلے، سب غافل ہو گئے، سب پر نیند کی موت چھا گئی، سب نے ایک ہی طرح کی ہلاکت پی لی، سب ایک ہی ٹھوکر کی تباہیوں پر لوٹے، سب نے خدا کو چھوڑ دیا، سب نے اسکے عشق سے منہ موڑ لیا، سب نے اسکے نشتے

سکو بہکایا۔ سب مغرور تکبے ہو گئے۔ سب نے غیر ونکی چوکھٹوں کی گرد چاٹی، اور سب نے ایک ساتھ ملکر گندگیوں اور ناپاکیوں سے پیار کیا۔ آہ سب نے عہد باندھا کہ ہم ایک ہی وقت میں گمراہ ہو جائینگے اور سب نے قسم کھائی کہ ہم ایک ہی وقت میں خدا کی پکار سے بھاگیں گے۔ آہ سب نے عہد باندھا کہ ہم ایک ہی وقت میں گمراہ ہو جائینگے اور سب نے قسم کھائی کہ ہم ایک ہی وقت میں خدا کی پکار سے بھاگیں گے۔ آہ سب اس سے بھاگ گئے سب نے اس سے غول در غول ہنکر بیوفائی کی! کوئی نہیں جو اُس کے لئے روئے، کوئی نہیں جو اُسکے عشق میں آہ و نالہ کرے۔ اس کی محبت کی بستیاں اُجڑ گئیں، اس کے عشق اور پیار کے گھرانے مٹ گئے، اس کے گلّہ کا کوئی رکھوالا نہ رہا، اور اس کے کھیتوں کی حفاظت کیلئے کوئی آنکھ نہ جاگی! سب شیطان کے پیچھے دوڑے، سب نے ابلیس کے ساتھ عاشقی کی، اور سب نے بدکار عورتوں کی طرح اپنی آشنائی کے لئے اُسے پکارا۔ پھر اس پر قیامت یہ ہے کہ کسی کو ندامت نہیں، کسی کا سر شرمندگی سے نہیں جھکتا، کسی کے گلے سے توبہ و انابت کی آواز نہیں نکلتی، کسی کی پیشانی میں سجدہ کے لئے بیقراری نہیں، کوئی نہیں، جو روٹھے ہوئے کو منانے کے لئے دوڑ جائے، اور کوئی نہیں جو اپنی بدحالیوں اور ہلاکتوں پر پھوٹ پھوٹ کر آہ و زاری کرے!

ولقد اخذناهم بالعذاب فما استكانوا لربهم وما يتضرعون (۴۱ : ۲۳)	ہم نے انہیں عذاب کی تکلیفوں میں مبتلا بھی کر دیا پھر بھی اپنے خدا کے آگے نہ جھکے اور ان میں شکستگی اور عاجزی پیدا نہ ہوئی +

آہ، میں کیا کروں، اور کہاں جاؤں، اور کس طرح تمہارے دلوں کے اندر اُتر جاؤں، اور کیسے طرح ہو کہ تمہاری روحیں پلٹ جائیں اور تمہاری غفلت مر جائے۔ یہ کیا ہو گیا ہے کہ تم پاگلوں سے بھی بدتر ہو گئے ہو، اور شراب کے متوالے تم سے زیادہ عقلمند ہیں، تم کیوں اپنے آپکو ہلاک کر رہے ہو، اور کیوں تمہاری عقلوں پر ایسا طاعون چھا گیا ہے کہ سب کچھ

کھتے اور سمجھتے ہو پر نہ تو راستبازی کی راہ تمہارے آگے کھلتی ہے، اور نہ گمراہوں کے نقش قدم کو چھوڑ سکتے ہو:-

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا؟ (۴۷ : ۲۵)

کیا یہ لوگ قرآن کی آیتوں پر غور نہیں کرتے یا ایسا ہوا ہے کہ انکے دلوں پر قفل چڑھ گئے ہیں؟

کیا تم وہ ہو جن کے لئے کہا گیا کہ:-

وجعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی آذانھم وقرا! (۱۷ : ۴۸)

اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیئے ہیں کہ فکر کی آنکھ بیکار ہو گئی اور انکے کان بہرے ہو گئے ہیں!

آہ، تم کو معلوم ہے کہ خدا کا قانون کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اسکی سنۃ اللہ کبھی انسانوں کی کسی چھیڑ کے لئے بدل نہ جائیگی۔ اس کا یہ قانون ہے کہ آگ جلاتی ہے اور زہر کھانے سے آدمی مر جاتا ہے، اور اسی طرح غفلت و معصیت ہلاکت لاتی ہے اور خدا کی نافرمانیوں سے عذابوں اور رسوائیوں کا ظہور ہوتا ہے۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوا ہے، اب بھی ایسا ہی ہو رہا ہے، اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا:-

سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (۳۳ : ۲۶)

یہ اللہ کا قانون ہے جسکے مطابق تمام گزری ہوئی قوموں سے سلوک ہوا اور اللہ کے قانون میں تم کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے!

پس میں آج سب کچھ چھوڑ کے تم سے ایک ہی آخری بات کہنی چاہتا ہوں، اور یقین کرو کہ اسکے سوا جو کچھ کہا جاتا ہے اگر وہ اس بات کے لئے نہیں کہا جاتا تو سب کچھ بیکار ہے اور اس میں تمہارے لئے کوئی برکت و امن نہیں۔ سو یاد رکھو اور ماننے کے لئے جھک جاؤ کہ تمہاری زندگی کا ہر عمل بیکار ہے، اور تمہاری فکروں کی ہر فکر گمراہی و ضلالت ہے۔ تمہارے لئے صرف ایک ہی راہ نجات ہے اور بغیر اس کے کسی طرح چھٹکارا نہیں۔ تم جب تک اس پہلی منزل سے نہ گزرو گے، اُس وقت تک خدا کا قہر تم پر

سے ٹھنڈا نہ ہوگا۔ اور تم کبھی مراد اور خوشحالی نہ پاؤ گے۔ تمہارے سفرِ عمل کا پہلا قدم یہ ہے کہ توبہ کرو، توبہ کرو، اپنی تمام قوتوں اور تمام طاقتوں کے ساتھ خدا کے آگے جاؤ، اُس سے سرکشی اور بغاوت چھوڑ دو اسکے عشق اور محبت کو اسقدر بڑھاؤ کہ پابستہ ہو جاؤ، اور اس کے آگے اس طرح گرو اور اس طرح روؤ اور اس قدر تڑپو کہ اسے تم پر پیار آ جائے، اور وہ تمہیں پہلے کی طرح پھر اپنی گود میں اُٹھا لے اور سب کچھ تمہیں کو دیدے جس طرح کہ سب کچھ تمہیں کو اس نے بخشدیا تھا:۔

یا ایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا و یکفر عنکم سیئاتکم و یغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم (۸: ۲۹)

مسلمانو اگر تم اللہ سے ڈرنے والے ہو جاؤ تو اللہ تمام دُنیا میں تمہارے لئے ایک امتیاز اور برتری پیدا کر دیگا، نیز تمہاری تمام برائیوں کو دُور کر دیگا اور تمہیں بخشدیگا تم اس کے آگے کیوں نہیں جُھک جاتے وہ تو بڑا ہی فضل و کرم کرنیوالا ہے۔

تم نے غفلت کو خوب آزما لیا، تم نے نافرمانیوں کی صدیوں تک کڑواہٹ چکھ لی، تم نے گناہ اور معصیت کے پھل سے اچھی طرح اپنے دامن بھر لئے، تم نے دیکھ لیا کہ ایک خدا کی چوکھٹ سے تم نے سرکشی کی اور کس طرح ساری دُنیا تم سے سرکش ہو گئی اور ایک اسکے روٹھنے سے کس طرح تمام دُنیا تم سے روٹھ گئی؟ بس مان جاؤ اور اب بھی باز آ جاؤ گناہوں کو آزما چکے۔ آؤ تقویٰ اور راستبازی کو بھی آزما لیں۔ سرکشیوں کو چکھ چکے آؤ اطاعت کا بھی مزہ دیکھ لیں۔ غیروں سے رشتہ جوڑ کے تجربہ کر چکے، آؤ اسی ایک سے پھر کیوں نہ جڑ جائیں جس سے کٹ کر ذلتوں اور خواریوں، ٹھوکروں اور راندگیوں کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہ آیا:۔

افلا یتوبون الی اللہ

پھر کیا ہے کہ اب بھی تم اللہ کے آگے نہیں جُھکتے

ويستغفرونه والله غفور رحيم	اور توبہ و استغفار نہیں کرتے حالانکہ اللہ تو بڑا ہی بخشنے والا اور بڑا ہی رحمت فرما ہے۔

تمہارے خدا نے تمہارے ساتھ کونسی برائی کی تھی کہ تم نے اُسے چھوڑ دیا، اور اسے چھوڑ کے کونسی دولت نعمت ہے جو تمہیں ہاتھ آگئی؟ خدا سے بڑھکر وہ اور کون حسین ہے جسکے حسن نے تم کو خدا سے چھین لیا۔ اور اس سے بڑھکر کس کے پاس محبت اور پیار ہے جسکی زنجیریں تمہارے پاؤں میں پڑ گئیں؟ تم غیروں کے پاس جاتے ہو تاکہ ٹھوکریں کھاؤ، پر خدا کے پاس نہیں دوڑتے تاکہ وہ تمہیں پیار کرے؟ اگر تم محبت کے بھوکے ہو تو الرحمن الرحیم سے بڑھکر اور کون ہے جسکے عشق میں اُسے چھوڑ رہے ہو؟ اگر تم رزق کے بھوکے ہو تو رب العالمین سے بڑھکر اور کون ہے جسکے خزانوں کے لالچ نے تم کو متوالا کر دیا ہے؟ اگر تم اپنی محنت کی مزدوری مانگتے ہو تو مالک یوم الدین سے بڑھکر کون مل گیا ہے جو تمہیں بدلہ دیگا؟ فآہ، آہ، ثم آہ، علیٰ ما فرطتم في جنب الله!

ام اتخذوا من دونه الهة؟ قل هاتوا برهانكم (۲۱: ۲۴)	پھر کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرونکو اپنا معبود بنا لیا ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو اُن

سے کہو کہ اپنی دلیل پیش کریں کہ وہ کونسی حقیقت ہے جس نے اُن کی نظروں میں دوسروں کو معبود بنا دیا ہے؟

پھر کیا تم بالکل اُس سے بے نیاز ہو گئے ہو اور اب تمہیں خدا کے آگے جھکنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی؟ کیا تم کبھی بیمار نہ پڑو گے جبکہ طبیعت مایوسی کا پیام دیگی اور عزیز و اقربا دیکھہ دیکھہ کر ناامیدی سے رو دینگے، اور کیا اسوقت تمہیں خدا کو پکارنے اور ہر طرف سے مایوس ہو کر اسی سے راحت اور سکھہ مانگنے کی ضرورت نہ ہوگی؟

كلا اذا بلغت التراقي و	ہاں جب وہ گھڑی آئے کہ جان بدن سے کھنچ کر

قیل من راق، وظن انه الفراق، والتفت الساق بالساق الی ربك یومئذ المساق، فلا صدق ولا صلی ولکن کذب وتولی (۷۵: ۲۸)

گردن کی ہنسلی تک آ پہنچے اور دیکھنے والے بول اُٹھیں کہ اسکا علاج کرنیوالا کون ہے؟ اور بیمار خیال کرے کہ اب کوچ کا وقت آگیا، اور اس کے درد و بےچینی کا یہ عالم ہو کہ ایک پنڈلی دوسری پنڈلی پر پٹکنے لگے، سو یہ وہ وقت ہوگا کہ اللہ ہی کی طرف انسان کا کوچ ہوگا پھر بتلاؤ کہ اُس وقت اُس بدبخت کا کیا حال ہوگا جس نے نہ تو کبھی خدا کے حکم کو مانا اور نہ کبھی اُس کے آگے عبادت کیلئے جھکا بلکہ ہمیشہ سچائیوں کو جھٹلایا اور حکموں سے مُنہ موڑا؟

اگر تم کو آنکھیں دی گئی تھیں تو اسی لئے تاکہ تم اسکو دیکھو، اگر تم کو دل دیا گیا تھا تو اسی لئے تاکہ صرف اسی کو پیار کرو۔ اگر تم کو آنسو دئے گئے تھے تو اسی لئے تاکہ صرف اسی کی یاد میں بہاؤ، اور اگر تمہاری پیشانی بلند کیگئی تھی تو اسی لئے تاکہ اسی کے آگے جھکاؤ پر آہ، تمہاری زبانیں اس کی حمد کے زمزموں سے محروم ہوگئیں، تمہارے دل اُس کی محبّت کے نہ ہونے سے اُجڑ گئے، تمہاری روحوں میں اسکی چاہت کی جگہ غیروں کی چاہتیں بھر گئیں، تمہارے قدم اُسکی طرف بڑھنے سے بوجھل ہوگئے، اور تمہاری آنکھوں میں اُسکے عشق کے درد و غم کے لئے ایک قطرۂ اشک بھی نہ رہا۔ تمہاری مسجدیں تڑپ رہی ہیں کہ راستبازوں کی تڑپتی ہوئی اور مضطرب نمازیں ان کو نصیب ہوں، مگر حیوانوں اور چارپایوں کے کھڑے رہنے اور اوندھے ہو جانے کے سوا وہاں اور کچھ نہیں ہوتا۔ حالانکہ تمہارا خدا تمہارے کھڑے رہنے اور اوندھے گر پڑنے کا بھوکا نہیں، اور اگر صرف پاؤں کا کھڑا رکھنا ہی عبادت ہوتا تو جنگلوں کے درختوں سے زیادہ تم کھڑے نہیں رہ سکتے :-

فویل للمصلین الذین هم عن صلوتهم ساهون (۱۰۷: ۴) واذا قاموا

الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراءون الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا

(۴ : ۱۴۲) +

بہت ہو چکا اب بھی چھوڑ دو، آہ، بہت سو چکے اب بھی چونک اٹھو، بہت گم ہو چکے اب بھی اپنے کو پالو۔ خدا نے تم کو وہ مہلت دی ہے جس سے بڑھ کر آجتک زمین کی کسی مخلوق کو بھی مہلت نہ دی گئی، پھر ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے اپنا رشتہ کاٹ لے، اور تمہاری جگہ کسی اور کو اپنی چاہتوں کی شہنشاہی اور اپنی محبت کا تاج و تخت دیدے، جیسا کہ اس نے ہمیشہ کیا :-

وربک الغنی ذوالرحمۃ ان یشاء یذھبکم و یستخلف من بعدکم من یشاء کما انشاکم من ذریۃ قوم اخرین	اور تمہارا پروردگار بے پروا اور فیاض ہے اگر وہ چاہے گا تو تم سے اپنا رشتہ کاٹ لیگا اور تمہارے بعد کسی دوسری جماعت کو کھڑا کر دیگا جس طرح کہ خود تم کو دوسروں میں سے اس نے منتخب کیا تھا !

اگر تم کو اپنا مال و متاع خدا سے زیادہ محبوب ہے کہ اسے نہ دو گے اور اپنی جانوں کو اس کی محبت سے بھی زیادہ پیارا سمجھتے ہو کہ اسکے لئے دکھ میں نہ ڈالو گے، اور اگر تمہارے دلوں کی آہیں تمہارے جگر کی ٹیسیں، اور تمہاری آنکھوں کے آنسو اب اس کے لئے نہیں رہے ہیں بلکہ دوسروں کا مال ہو گئے ہیں، تو یقین کرو کہ وہ بھی تمہارا محتاج نہیں ہے، اور اسکی کائنات انسانوں سے بھری پڑی ہے۔ وہ اگر چاہیگا تو اپنے کلمہ حق کی خدمت کیلئے

درختوں کو چلا دیگا، پہاڑوں کو متحرک کر دیگا، کنکروں اور خاک کے ذرّوں کے اندر سے صدائیں اُٹھنے لگینگی، پر وہ فاسق اور نافرمان انسانوں سے کبھی کوئی کام نہ لیگا، اور اپنے پاک کام کی عزّت کو ناپاکوں کی گندگی سے کبھی آلودہ نہ ہونے دیگا۔

اور پھر تم مانو یا نہ مانو مگر میں نے سچ سچ دیکھا کہ جب تمہارے اندر سے اس کی پکار کو جواب نہ ملا۔ تو وہ دوسروں کو پیار اور محبت کے ہاتھوں سے اشارہ کر رہا ہے

یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین، یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم، ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

اے مسلمانو! تم میں سے جو شخص دینِ حق کی راہ سے پھر جائیگا سو اُسے یقین کرنا چاہیے کہ خدا اپنے کلمۂ حق کے لئے اس کا محتاج نہیں ہے۔ قریب ہے کہ وہ ایک قوم کو نمایاں کرے جو اللہ کو چاہنے والی ہوگی اور اللہ اُسے پیار کریگا۔ وہ مومنوں کے آگے نہایت عاجز و نرم ہونگے پر دشمنانِ حق کے لئے نہایت مغرور سرکش، اللہ کی راہ میں بے خوف مجاہد ہونگے اور کسی الزام دینے والے کے الزام کی پروا نہ کرینگے۔ یہ اللہ کا بڑا ہی فضل ہے جس کو چاہے بخش دے۔ وہ بڑا ہی فضل و کرم والا ہے ٭

R ۷۰۷